ماہنامہ
سیدھا راستہ
لاہور

(جلد نمبر ۲۹ شمارہ نمبر ۸) ربیع الآخر/جمادی الاول ۱۴۳۹ھ/جنوری ۲۰۱۸ء

مسلسل اشاعت کا انتیسواں سال

مجھے دین اسلام سے پیار ہے

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر

اے مولائے کریم تو دونوں جہانوں سے مستغنی، بے پرواہ اور غنی ہے اور میں ایک عاجز انسان اور فقیر بے نوا ہوں

روزِ محشر عذر ہائے من پذیر

[illegible]

گر تو می بینی حسابم ناگزیر

[illegible]

از نگاہِ مصطفےٰ پنہاں بگیر

[illegible]

از قلم
خادم دین اسلام
مُنیر احمد یوسفی (ایم۔اے)

[illegible]

عقائد کی پختگی اور اعمال کی درستگی کا بہترین ذریعہ

facebook

NAGINA

دیکھنا نہ بھولئے

ملنے کا پتا

جامع مسجد نگینہ

977-A بلاک B-III گلبرگ پارک ... لاہور

042-36880027-28,0300-4274936

بسم اللہ الرحمن الرحیم الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

مجھے دین اسلام سے پیار ہے

دین حنیف کا ترجمان

ماہنامہ

سیدھا راستہ

لاہور

عقائد کی پختگی اور اعمال کی درستگی کے لئے عام فہم اور آسان سلیس اُردو
بیسیوں حوالہ جات سے مزین، دورِ جدید میں منفرد حیثیت کا حامل

مسلسل اشاعت کا اٹھائیسواں سال

بیاد گار

پیر طریقت رہبر شریعت
زبدۃ العارفین، پیکر ایثار و وفا، فنا فی الرسول،
امین علم لدنی، قطب جلی، نائب غوث الثقلین منظور نظر داتا گنج بخش
حضرت قبلہ علامہ مولانا
حاجی محمد یوسف علی نگینہ
(نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی)
قدس سرہ العزیز

مجمع نوازشات پیر طریقت صاحبزادہ
حاجی محمد اللہ دتہ یوسفی زید مجدہم
رحمۃ اللہ تعالیٰ

مجمع نوازشات پیر طریقت صاحبزادہ
منیر احمد یوسفی
رحمۃ اللہ تعالیٰ

زیر عنایت
مجمع نوازشات پیر طریقت صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی
مجمع نوازشات پیر طریقت صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی

سجادہ نشینان آستانہ عالیہ چک کوجراں شریف تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد

حسن ترتیب

1	حمد باری تعالیٰ۔ نعت شریف	5
2	اداریہ۔	6
3	تفسیر یوسفی۔	8
4	درسِ حدیث شریف۔	14
5	یتیموں سے حسن سلوک۔	17
6	خواتین اور بچوں کے لئے۔	25
7	کفار کو دعوت اسلام کا قرآنی فلسفہ۔	33
8	افضل کیا کیا اور کون کون؟	43
9	سیرت النبی ﷺ کانفرنس۔	47

مدیر اعلیٰ (ایم۔اے)
منیر احمد یوسفی

مدیر معاون
صاحبزادہ مفتی حافظ خلیل احمد یوسفی

مینیجنگ ایڈیٹر
رشید احمد جنجوعہ یوسفی
(ایم۔اے۔ ایل۔ایل۔بی)

سرکولیشن کنٹرولرز
شیخ فہد احمد یوسفی
حافظ ظفر یوسفی

رکن کونسل آف جرائد اہلسنت پاکستان

سالانہ ممبر شپ فیس (اندرون و بیرون ملک)

	روپے
الجزائر، ایران، ترکی، عراق	2000
عرب امارات و سعودی عرب	2000
انگلینڈ	2000
کینیڈا، امریکہ	2500
پاکستان	450

زیر انتظام صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی، صاحبزادہ حافظ مفتی خلیل احمد یوسفی، صاحبزادہ محمد ابوبکر صدیق یوسفی زید مجدہم

پروف ریڈرز مفتی محمد آصف یوسفی، ملک محمد سلیم نواز یوسفی
شیخ محمد عبد العلیم یوسفی، محمد عامر فقیر، محمد وسیم یوسفی

خط و کتابت و ترسیل زر کا پتا
ایڈیٹر ماہنامہ "سیدھا راستہ"
جامع مسجد نگینہ 977-A بلاک B-III گجرپورہ سکیم لاہور
042-36880027،0300-4274936

قیمت فی شمارہ
40
روپے

ڈرافٹ اور چیک کے لئے: منیر احمد یوسفی اکاؤنٹ نمبر 06180017185303 حبیب بنک شادباغ لاہور

پبلشر منیر احمد یوسفی نے حامد جمیل پرنٹرز لاہور سے چھپوا کر جامع مسجد نگینہ بلاک B-III چائنہ سکیم لاہور سے شائع کیا

کمپوزنگ: ابوبکر کمپیوٹر سینٹر 977-A بلاک B-III چائنہ سکیم لاہور 0300-4274936

ویب سائٹ: http://www.seedharastah.com
ای میل ایڈریس: info@seedharastah.com
http://www.nagina.tv

حمد باری تعالیٰ

ازقلم: امین علم لدنی حاجی محمد یوسف علی نگینہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

قرار آتا خدا کی یاد[۱] سے ہے سب بے قراروں کو
سکوں دیتا ہے ذکرِ حق تعالیٰ دلفگاروں کو

اگر مرضی خدا کی ہو تو شاہ کر دے فقیروں کو
اگر چاہے[۲] گدا کر دے جہاں کے تاجداروں کو

بنایا[۳] ہے اُسی نے آسمانوں چاند سورج کو
اُسی نے نور بخشا ہے درخشندہ ستاروں کو

اُسی کے قبضۂ قدرت[۴] میں ہے کونین کی ہر شے
وہی ہے بھیجتا بعد از خزاں رنگیں بہاروں کو

اُسی کی حمد میں ہر[۵] چیز ہے مصروف[۶] عالم کی
گلوں سے بخش دی زینت ہے اُس نے لالہ زاروں کو

اُسی کے در کے ہیں محتاج سارے انبیاء مُرسَل
ملے انوار اُس کے نور[۷] سے سب نور پاروں کو

اگرچہ ہے خدا سب صورتوں[۸] سے پاک اے **یوسف**
مگر اُس کے سمجھتا ہوں محمد ﷺ کے نظاروں کو

۱ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ الرعد:۲۸۔ ۲ آل عمران:۲۶ قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ ۔۳ الانعام:۱۰۲ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ' الروم:۲۲ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ ۴ البقرۃ:۲۰ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ المائدۃ:۱۷' الانعام:۱۷' الانفال:۴۱' التوبہ:۳۹' ھود:۴۔ ۵ بنی اسرائیل:۴۴۔ ۶ الجمعہ:۱' التغابن:۱۔ ۷ النور:۳۵' الزمر:۶۹۔ ۸ الشعراء:۱۱' شرح فقہ اکبر۔ ۹ تفسیر معالم ص۶۲ جلد۵' تفسیر محمدی جلد۴ ص۳۰۱' تفسیر خازن جلد۵ ص۶۵۔ ۔۔۔ عز وجل۔

بندے ربّ دے دُعا کر کے تقدیر بدل دیندے

ازقلم: امین علم لدنی حاجی محمد یوسف علی نگینہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

بندے ربّ[۱] دے دُعا کر کے تقدیر[۲] بدل دیندے
ایہہ لوح و قلم والی تحریر بدل دیندے

پھڑ ٹہنی کھجور دی نوں تلوار[۳] بنا چھڈ دے
سوٹے نوں بنا[۴] سپ تے تصویر بدل دیندے

کڈھن اُوٹھنی پتھراں[۵] چوں مُردے وی کرن زندہ[۶]
کھوہ کھارے چہ لب[۷] سُٹ کے تاثیر بدل دیندے

ہو جائے نظر[۸] جس تے کر لین جہوں اپنا
دِل شیشہ[۹] بنا اُس دا تے خمیر بدل دیندے

میرے پیر مُجدّد جد طاہر تے نظر کر دے
کر دُور شقاوت[۹] نوں تے ضمیر بدل دیندے

رومی[۱۰] کہیا قدرت ربّ بخشی اے ولیاں نُوں
چلّے ہوئے راہواں چوں ایہہ تیر بدل دیندے

اَج کل دے مفسّر کئی تفسیر[۱۱] دِلوں گھڑ دے
کٹ کٹ کے حدیثاں[۱۲] نوں تفسیر بدل دیندے

مضمون بدل کے تے مفہوم بدل جاندے
آیاتِ قرآنی دی تنویر[۱۳] بدل دیندے

بگڑی تیری بن جاسی مَل غوث[۱۴] دا در **یوسف**
قسمت نے غلاماں دی میرے پیر[۱۵] بدل دیندے

۱ مکتوبات مجدد دفتر احصہ ۳ ص۱۲۴' تحفۃ الذاکرین ص۴۵' جامع صغیر جلد۲ ص۲۰۴' ترمذی جلد۲ ص۸۸' مستدرک حاکم جلد۳ ص۴۸۱' مقاصد حسنہ سخاوی ص۱۱۲' ۲۱۳۔ ۲ شرح شفا ملا علی قاری حنفی حاشیہ نسیم الریاض شرح شفاء جلد۳ ص۱۴۱' شفاء شریف مترجم ص۲۳۹۔ ۳ الاعراف:۱۰۷' الشعراء:۳۲۔ ۴ تفسیر روح البیان جلد۸ ص۱۹۰' الاعراف:۷۳' ھود:۶۴' الشعراء:۱۵۵' القمر:۲۷' الشمس:۱۳' شفاء مترجم جلد۲ ص۱۷۷۔ ۵ البقرۃ:۲۲۳' آل عمران:۴۹' روح البیان جلد۱ ص۳۷۸' ۳۷۷۔ ۶ شفاء مترجم جلد۳ ص۲۳۸' خصائص کبریٰ جلد۱ ص۶۹' تفسیر محمدی منزل۷ ص۳۹۱ پارہ۳۰۔ ۷ جامع صغیر جلد۲ ص۷۰۔ ۸ غنیۃ الطالبین مترجم ص۱۰۹۴ آخری عبارت۔ ۹ تفسیر مظہری جلد۵ ص۲۴۶' پ۱۳ سورۃ الرعد۔ ۱۰ مثنوی مولانا روم اولیاء راہست قدرت از الٰہ ۔۔۔ تیر جستہ باز گرد انند زراہ۔ ۱۱ مثلاً تقویۃ الایمان' کتاب التوحید' تفہیم القرآن' ترجمہ قادیان وغیرہ۔ ۱۲ مثلاً مناجات مقبول تمہ ص۲۶۰۔ مطبوعہ تاج کمپنی۔ ۱۳ تنویر المقیاس (تفسیر ابن عباس) ترجمہ شیخ سعدی شیرازی اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب کے خلاف پانچ سو جگہ پر تفہیم القرآن' ترجمہ محمود الحسن' ترجمہ عبدالماجد دریا آبادی' ڈپٹی نذیر احمد' تقویۃ الایمان وغیرہ۔ ۱۴ اخبار الاخیار ص۱۹۔ ۱۵ تفسیر مظہری جلد۵ ص۲۴۶' پ۱۳ سورۃ الرعد' مکتوبات مجدد الف ثانی دفتر ا جلد۳ ص۱۲۴' مکتوب ص۲۱۷۔ ۔۔۔ عز وجل۔

اداریہ

بیت المقدس اور امریکہ کا شیطانی فیصلہ

امریکی صدر نے مقبوضہ بیت المقدس کو اسرائیل کا دارالحکومت تسلیم کرنے کا اعلان کرتے ہوئے امریکی سفارتخانہ تل ابیب سے بیت المقدس منتقل کرنے کی ہدایات جاری کر دی ہیں۔ امریکہ کے اس دہشت گردانہ فیصلے کو دہشت گرد اسرائیلی وزیراعظم نے تاریخی فیصلہ قرار دیا ہے اور دُنیا کے دیگر ممالک سے کہا ہے کہ وہ بھی اپنے سفارتخانے بیت المقدس (یروشلم) منتقل کر دیں۔ جبکہ دوسری طرف امریکی صدر کے اس اعلان کے خلاف دُنیا بھر بالخصوص عالم اسلام میں شدید غم وغصہ ہے' اس کو اشتعال انگیز قرار دیا جارہا ہے۔ عیسائیوں کے مذہبی رہنما پوپ فرانسس نے امریکی صدر کے فیصلے کو تاریخ کا غلط ترین اقدام قرار دیا ہے۔ جبکہ ترک صدر طیب اردگان نے کہا ہے کہ ڈونلڈ ٹرمپ کے اس غیر دانشمندانہ فیصلے سے مشرق وسطیٰ میں اُمن واستحکام کی کوششوں پر منفی اثرات مرتب ہوں گے۔ اسلامی ممالک تنظیم (او۔آئی۔سی) نے اپنے ایک ہنگامی اجلاس میں امریکی صدر کے متنازعہ اعلان کی شدید مذمت کی ہے۔ یورپی یونین کی طرف سے ردِعمل میں کہا گیا ہے کہ امریکہ کا یہ اقدام اُمن عالم میں مددگار نہیں ہوگا۔

قارئین کرام! بیت المقدس سے مراد ''پاک گھر'' یا ایسا گھر ہے جس کے ذریعے گناہوں سے پاک ہوا جاتا ہے۔ عربی میں اس کو القدس کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ جبکہ یورپی زبانوں میں بیت المقدس کو یروشلم بولا جاتا ہے۔ پہلی صدی عیسوی میں جب رومیوں نے یروشلم پر قبضہ کیا تو اُنہوں نے اس کو ''ایلیا'' کا نام دیا۔ بیت المقدس کو انبیاء کرام کی زمین بھی کہا جاتا ہے۔ مسلمانانِ عالم کے لئے بیت المقدس ہر دَور میں نہایت اہم رہا ہے۔ حضور سرورِ کائنات حضرت سیّدنا محمد ﷺ کا سفرِ معراج شریف اسی شہر کی طرف ہوا اور رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے یہیں پر تمام انبیاء کرام علیہم السّلام کی امامت فرمائی۔ خانہ کعبہ اور مسجد نبوی شریف کے بعد آج بھی عالم اسلام کے دِلوں میں اسے مقدس ومتبرک مقام حاصل ہے۔ تبدیلی قبلہ سے قبل مسلمان بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز اَدا کرتے تھے۔

تاریخی اعتبار سے حضرت سیّدنا یعقوب علیہ السلام نے وحی الٰہی کے مطابق مسجد اقصیٰ کی بنیاد ڈالی اور اس کی وجہ سے بیت المقدس کا شہر آباد ہوا۔ عرصہ دراز کے بعد حضرت سیّدنا سلیمان علیہ السلام کے حکم سے مسجد اور شہر کی تعمیر وتجدید کی گئی۔ یہودی اسے ہیکل سلیمانی کہتے ہیں۔ 586 قبل مسیح میں عراق کے بادشاہ بخت نصر نے اِسے مسمار کر دیا اور ایک لاکھ یہودیوں کو غلام بنا کر عراق لے گیا۔ جب 539 قبل مسیح میں شہنشاہ ایران (سائرس اعظم) نے عراق فتح کر کے بنی اسرائیل کو واپس فلسطین جانے کی اجازت دے دی تو اُنہوں نے بیت المقدس شہر اور ہیکل سلیمانی پھر سے تعمیر کر لیے۔ لیکن رومی فوج نے اُن یہودیوں کو بیت المقدس اور فلسطین سے دوبارہ جلاوطن کر دیا۔ چوتھی صدی عیسوی میں جب رومیوں نے عیسائیت قبول کر لی تو اُنہوں نے از خود بیت المقدس میں گرجے تعمیر کیے۔ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دَورِ خلافت میں عیسائیوں سے ایک معاہدے کے تحت بیت المقدس پر مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا۔ خلیفہ عبدالملک کے عہد میں یہاں مسجد اقصیٰ کی تعمیر عمل میں آئی اور صخرہ معراج پر قبۃ الصخرہ بنایا گیا۔ پھر 1099 عیسوی میں عیسائیوں نے بیت المقدس پر قبضہ کر کے 70 ہزار مسلمانوں کو شہید کر دیا جبکہ 1187 عیسوی میں سلطان صلاح الدین ایوبی نے تقریباً 88 سال بعد بیت المقدس کو عیسائیوں کے قبضہ سے واگزار کرایا اور پھر 675 سال تک اِس پر مسلمانوں کی حکمرانی رہی۔

ازاں بعد پہلی جنگ عظیم کے دوران انگریزوں نے فلسطین اور بیت المقدس پر قبضہ کر کے باقاعدہ منصوبہ بندی سے تمام دُنیا کے یہودیوں کو وہاں آباد ہونے کی اجازت دے دی۔ برطانیہ اور اقوام متحدہ کی سرپرستی میں جب اسرائیل کا قیام عمل میں لایا گیا تو طے پایا کہ

یروشلم کا شہر اسرائیل کا حصہ نہیں ہوگا۔ 1947ء میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے بدنیتی سے فلسطین کو عربوں اور یہودیوں میں تقسیم کر دیا جس کے تحت مغربی حصہ یہودیوں کے پاس آگیا اور مشرقی حصہ (جس میں مسجد اقصیٰ، قبۃ الصخرہ اور مغربی دیوار وغیرہ شامل ہیں) اردن کے قبضہ میں دے دیا اور یہ قبضہ 1967ء تک قائم رہا۔ پھر اسرائیل نے مصر، اردن اور شام پر حملہ کر کے اردن کے زیر کنٹرول مشرقی بیت المقدس پر بھی قبضہ کر لیا۔ جس کے خلاف قرار نمبر 242 کے تحت سلامتی کونسل نے اسرائیل کے قبضہ کو غلط اور ناجائز قرار دیتے ہوئے اسرائیل کو وہاں سے نکل جانے کا کہا اور تنبیہ کی کہ وہ ہر ایسے اقدام سے باز رہے جس سے یروشلم کی حیثیت تبدیل ہو مگر اسرائیل نے اس کی پرواہ نہ کی اور یروشلم کو اپنا دارالحکومت قرار دے دیا لیکن امریکہ سمیت کسی بھی ملک نے اپنا سفارتخانہ تل ابیب سے یروشلم منتقل نہ کیا۔

اب اسرائیل کے مربی اور سرپرست امریکہ نے یروشلم کو اسرائیل کا دارالخلافہ تسلیم کر کے اپنے خبثِ باطن اور اسلام دشمنی کا واضح اظہار کیا ہے جس سے پوری مسلم دُنیا میں شدید غم وغصہ کی کیفیت میں مبتلا سراپا احتجاج ہے۔ فلسطینی قیادت نے امریکی صدر کے اعلان کو اعلانِ جنگ قرار دیا ہے۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے کہا ہے کہ امریکہ کے یکطرفہ فیصلے نے عالمی امن کو خطرے میں ڈال دیا ہے جبکہ سلامتی کونسل نے اس کو انسانی حقوق کے منافی قرار دیا ہے۔ مسلم دُنیا کی نمائندہ تنظیم (O.I.C) نے امریکی صدر جانبدارانہ اعلان کو مسلم دُنیا کے خلاف سازش قرار دے کر مسترد کرتے ہوئے اُس کو واپس لینے پر زور دیا مگر ٹرمپ انتظامیہ نے اس کو کوئی اہمیت نہیں دی نہ سمجھا۔ دوسری طرف امریکی صدر کے اعلان کے خلاف سلامتی کونسل میں قرارداد پیش ہوئی تو سلامتی کونسل کی پرواہ نہ کرتے ہوئے بڑی رعونت سے ویٹو کے ذریعے اس کو مسترد کر دیا اور ساتھ ہی قرارداد پیش کرنے اور حمایت کرنے والے ممالک کو دھمکیاں دے کر مرعوب کرنے لگا۔ پھر جب اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے واضح اکثریت سے بیت المقدس کو اسرائیلی دارالخلافہ بنانے امریکی اعلان کو مسترد کر کے امریکہ کو دوٹوک الفاظ میں باور کرایا کہ وہ اقوام متحدہ کے منشور کے خلاف اُٹھائے گئے کسی بھی جبری اقدام کا ساتھ نہیں دیں گے تو امریکہ نے جنرل اسمبلی میں اس کے خلاف ووٹ دینے والے ممالک کی مالی امداد بند کرنے کی دھمکیاں دینے کے علاوہ اقوام متحدہ کی فنڈنگ بند کرنے کا عندیہ بھی دیا۔ قارئین کرام! امریکی صدر کا بیان اگرچہ عالم اسلام کے لئے نہایت پریشان کن اور تکلیف دہ ہے لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ عالم اسلام کے حکمران یہود ونصاریٰ کی اسلام دشمن ذہنیت کو سمجھنے کے باوجود اُن کے آلۂ کار بنے ہوئے ہیں۔ حالانکہ اُن کو معلوم ہونا چاہئے کہ سابق امریکی وزیر خارجہ ہنری کسنجر نے پیشین گوئی کر رکھی ہے کہ اسرائیل اور امریکہ باہم ملکر عالمِ اسلام کے خلاف جنگ لڑیں گے، مسلمانوں کا قتل عام کیا جائے گا اور مشرق وسطیٰ کی جغرافیائی تقسیم اور تشکیل نو کی جائے گی۔ عالم اسلام کے سیاستدانوں، سفارتکاروں اور دانشوروں کو ہنری کسنجر کی پیشین گوئی کے تناظر میں امریکی صدر کے حالیہ فیصلہ کے مضمرات پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ چند ماہ قبل ڈونلڈ ٹرمپ نے امریکہ کا صدر منتخب ہونے کے بعد اپنے پہلے غیر ملکی دورہ کے لئے سعودی عرب کا انتخاب کیا اور شاطرانہ اور سیاست سے انسدادِ دہشتگردی کے نام پر اربوں ڈالر کا اسلحہ سعودی عرب کے ہاتھوں فروخت کرنے کے علاوہ عالم اسلام بالخصوص عرب ممالک کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ آج ایران، عراق، شام اور قطر کو دہشتگردی کو فروغ دینے والے ممالک قرار دیا جا رہا ہے۔ عالم اسلام کا باہمی انتشار ہی اُس کی تباہی و بربادی کا باعث ہے۔ اسی وجہ سے امریکی صدر کو متذکرہ ناجائز اور اسلام دشمن فیصلہ کرنے کا حوصلہ ملا۔ باہمی انتشار عالم اسلام کے لئے خودکشی کے مترادف ہے۔ عالم اسلام کے پاس ہر قسم کے عسکری اور معاشی وسائل موجود ہیں۔ اگر اسلامی ممالک باہم متحد ہو جائیں تو کوئی صیہونی، ہنودی اور نصرانی قوتیں اُن کو نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔ سلامتی اور خوشحالی کا سب سے

(باقی صفحہ نمبر 13 کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا سَیِّدِیۡ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصۡحٰبِکَ یَا سَیِّدِیۡ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہِ

خاکِ پا پیرِ طریقت رہبرِ شریعت امینِ علمِ لدنی منظورِ نظرِ داتا گنج بخش حضرت قبلہ علامہ مولانا
حاجی محمد یوسف علی نگینہ
صاحب علیہ الرحمہ

تفسیرِ یوسفی

ترتیب
منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)
مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ ''سید حاراستہ'' لاہور

وَلَا یَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ یَبۡخَلُوۡنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ هُوَ خَيۡرًا لَّهُمۡ ؕ بَلۡ هُوَ شَرٌّ لَّهُمۡ ؕ سَيُطَوَّقُوۡنَ مَا بَخِلُوۡا بِهٖ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ وَلِلّٰهِ مِيۡرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرٌ ۝ (آل عمران:۱۸۰) ''اور جو بُخل کرتے ہیں اُسی چیز میں جو اللہ (جَلَّ جَلَالُہٗ) نے اپنے فضل سے اُنہیں عطا فرمائی۔ اُسے ہرگز اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ اُن کیلئے بُرا ہے۔ عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا' قیامت کے دن اُن کے گلے کا طوق ہوگا اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ہی وارث ہے آسمانوں اور زمینوں کا اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) تمہارے اَعمال سے خبردار ہے''۔ یَبۡخَلُوۡنَ بُخۡلٌ سے بنا ہے۔ بُخل' جود و سخا کی ضد ہے۔ بُخل کے معنی ہیں روکنا۔ اِصطلاح میں بُخل سے مراد وہاں سے مال وغیرہ کا روکنا' جہاں سے مناسب نہ ہو' حقوق اَدا نہ کرنا بھی بُخل ہے خواہ اِنسانوں کا حق اَدا نہ کرے یا شریعت کا یا اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا۔ لہٰذا زکوٰۃ نہ دینے والا اپنے حاجتمند' ماں باپ' بال بچوں' اہلِ قرابت پر خرچ نہ کرنے والا' اپنے پر نہ خرچ کرنے والا بخیل ہے' یوں ہی بوقتِ ضرورت مسلمانوں پر خرچ نہ کرنے والا' جہاد میں باوجود اِستطاعت کے خرچ نہ کرنے والا بخیل ہے۔

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' امام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (خبرِ غیب) عطا فرمائی ہے فرماتے ہیں: مَنۡ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمۡ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ، مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقۡرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ، ثُمَّ يَأۡخُذُ بِلِهۡزِمَتَيۡهِ يَعۡنِي شِدۡقَيۡهِ، ثُمَّ يَقُوۡلُ أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنۡزُكَ، ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ يَبۡخَلُوۡنَ (سُوۡرَةُ آلِ عِمۡرَانَ آيَةٌ 180)۔ 1 ''جسے اللہ (جَلَّ جَلَالُہٗ) نے مال دیا اور اُس نے اُس کی زکوٰۃ نہ اَدا کی تو قیامت کے دن اُس کا مال نہایت زہریلے گنجے سانپ کی شکل اختیار کر لے گا جس کے سر پر آنکھوں کے پاس دو سیاہ نقطے ہوں گے' وہ سانپ اُس کے دونوں جبڑوں سے اُسے پکڑے گا اور کہے گا میں تیرا خزانہ ہوں۔ اِس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (آل عمران:180) تلاوت فرمائی''۔

اِمام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک دُعائیں برائے تعلیمِ اُمّت:

حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سیّد الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اُمّت کی تعلیم کے لئے) یہ دُعا پڑھا کرتے تھے: اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡبُخۡلِ وَالۡكَسَلِ وَاَرۡذَلِ الۡعُمُرِ وَعَذَابِ الۡقَبۡرِ وَفِتۡنَةِ الدَّجَّالِ وَفِتۡنَةِ الۡمَحۡيَا وَالۡمَمَاتِ 2 ''اے اللہ (جَلَّ جَلَالُکَ)! میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ بُخل سے' سستی سے نکمی اور خراب عمر سے (90-80 سال کے بعد)' عذابِ قبر سے' دجّال کے فتنے سے' زندگی اور موت کے فتنے سے''۔

حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سیّد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے اِرشاد فرمایا: اَلۡتَمِسۡ غُلَامًا مِنۡ غِلۡمَانِكُمۡ يَخۡدُمُنِيۡ ''اپنے یہاں سے بچوں میں کوئی بچہ تلاش کرلاؤ جو میرے کام

1 بخاری حدیث نمبر 1403۔ 2 بخاری حدیث نمبر 4707' ابوداؤد حدیث نمبر 1540۔

کر دیا کرے''۔ چنانچہ حضرت سیّدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مجھے اپنی سواری میں اپنے پیچھے بٹھا کر لائے۔ میں پیارے کریم آقا نبی آخر الزماں ﷺ کی خدمت بجالاتا اور جہاں آپ ﷺ پڑاؤ فرماتے میں خدمت کے لئے حاضر رہتا۔ میں سنا کرتا آپ اکثر یہ دُعا پڑھا کرتے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعِجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَۃِ الرِّجَالِ 3 ''اے اللہ (جَلَّ جَلَالُکَ)! میں تیری پناہ مانگتا ہوں غم سے' رنج سے' عجز سے' سستی سے' بُخل سے' بزدلی سے' قرض سے بوجھ سے اور لوگوں کے غلبہ سے''۔

حضرت سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سیّد العالمین حضور سیّدنا نبی کریم ﷺ پانچ باتوں سے اس طرح پناہ مانگنے کا حکم فرماتے تھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الدُّنْیَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ 4 ''اے اللہ (جَلَّ جَلَالُکَ)! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے' میں تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے' میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ ناکارہ عمر میں پہنچادیا جاؤں' میں تیری پناہ مانگتا ہوں دُنیا کی آزمائش سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے''۔

حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سیّد المرسلین حضور سیّدنا نبی اللہ ﷺ (اُمت کی تعلیم کے لئے) پناہ مانگتے تھے اور فرماتے تھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَرَمِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ 5 ''اے اللہ (جَلَّ جَلَالُکَ)! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے' اور تیری پناہ مانگتا ہوں ناکارہ بڑھاپے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے''۔

حضرت سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَّلَا بَقَرٍ وَّلَا غَنَمٍ لَا یُؤَدِّیْ حَقَّھَا إِلَّا أُقْعِدَ لَھَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَطَؤُہُ ذَاتُ الظِّلْفِ بِظِلْفِھَا وَتَنْطَحُہُ ذَاتُ الْقَرْنِ بِقَرْنِھَا لَیْسَ فِیْھَا یَوْمَئِذٍ جَمَّاءُ وَلَا مَکْسُوْرَۃُ الْقَرْنِ قُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا حَقُّھَا قَالَ إِطْرَاقُ فَحْلِھَا وَإِعَارَۃُ دَلْوِھَا وَمَنِیْحَتُھَا وَحَلَبُھَا عَلَی الْمَآءِ وَحَمْلٌ عَلَیْھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا مِنْ صَاحِبِ مَالٍ لَّا یُؤَدِّیْ زَکَاتَہُ إِلَّا تَحَوَّلَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ شُجَاعًا أَقْرَعَ یَتْبَعُ صَاحِبَہُ حَیْثُمَا ذَھَبَ وَھُوَ یَفِرُّ مِنْہُ وَیُقَالُ ھٰذَا مَالُکَ الَّذِیْ کُنْتَ تَبْخَلُ بِہٖ فَإِذَا رَاٰی اَنَّہُ لَا بُدَّ مِنْہُ اَدْخَلَ یَدَہُ فِیْ فِیْہِ فَجَعَلَ یَقْضَمُھَا کَمَا یَقْضَمُ الْفَحْلُ 6 ''اُونٹوں' گائے اور بکریوں کا جو بھی مالک اُن کا حق ادا نہیں کرتا تو اُسے قیامت کے دِن ان کے سامنے وسیع چٹیل میدان میں بٹھایا جائے گا۔ سموں والا جانور اُسے اپنے سموں سے روندے گا اور سینگوں والا اُسے اپنے سینگوں سے مارے گا' اِن میں سے اُس دن نہ کوئی (گائے یا بکری) بغیر سینگ کے ہوگی اور نہ ہی کوئی ٹوٹے ہوئے سینگوں والی ہوگی۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ (ﷻ) کے (پیارے محبوب) رسول (صلی اللہ علیک وسلم)! اِن کا حق کیا ہے؟ آپ

---

3 بخاری حدیث نمبر 5425' مسند احمد جلد 5 ص 159' السنن الکبریٰ للبیھقی جلد 9 ص 125' الترغیب والترہیب جلد 2 ص 228' ترمذی حدیث نمبر 3503-3484' ابوداؤد حدیث نمبر 1541-1546' الادب المفرد حدیث نمبر 801' مشکوٰۃ حدیث نمبر 2458' کنز العمال حدیث نمبر 3763-3693' الترغیب والترہیب جلد 2 ص 614۔ 4 بخاری حدیث نمبر 6370' مسلم حدیث نمبر 2080' ابوداؤد حدیث نمبر 3972' مسند احمد جلد ۱ ص 106-183' کنز العمال حدیث نمبر 3747' قرطبی جلد 6 ج 12 حدیث نمبر 12۔ 5 بخاری حدیث نمبر 6371' ترمذی حدیث نمبر 3485' ابن ماجہ حدیث نمبر 3838' مسند احمد جلد ۲ ص 185' مجمع الزوائد جلد 10 ص 143' مشکوٰۃ حدیث نمبر 2459' کنز العمال حدیث نمبر 3618۔ 6 مسلم حدیث نمبر 2297' نسائی حدیث نمبر 2466۔

ﷺ نے ارشادِ مقدس فرمایا: ان میں سے نر کو جفتی کے لئے دینا' ان کا ڈول اُدھار دینا' اُن کو دُودھ پینے کے لئے دینا' ان کو پانی کے گھاٹ پر دوہنا (اور لوگوں کو پلانا) اور اللہ (ﷻ) کی راہ میں سواری کے لئے دینا اور جو بھی صاحبِ مال اِس کی زکوۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن وہ مال گنجے سانپ کی شکل اِختیار کر لے گا' اس کا مالک جہاں جائے گا وہ اُس کے پیچھے لگا رہے گا اور وہ اِس سے بھاگے گا' اِسے کہا جائے گا: یہ تیرا وہی مال ہے جس میں تو بخل کیا کرتا تھا۔ جب وہ دیکھے گا کہ اس سے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے تو وہ اپنا ہاتھ اُس کے منہ میں داخل کرے گا' وہ اُسے اس طرح چبائے گا جس طرح اُونٹ (چارے کو) چباتا ہے''۔

حضرت سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشادِ عظیم فرمایا:

اِتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰى أَنْ سَفَكُوا دِمَآءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ 7 ''ظلم سے بچو' کیونکہ ظلم قیامت کے دن (دِلوں پر چھانے والی) ظلمتیں ہوں گی۔ بخل اور ہوس سے بچو' کیونکہ تم سے پہلے لوگوں کو بخل و ہوس نے ہلاک کر دیا' اِسی نے اُن کو اُکسایا تو اُنہوں نے اپنے (ایک دوسرے کے) خون بہائے اور اپنی حرمت والی چیزوں کو حلال کر لیا''۔

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: **كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَأَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلَّا وَقَدْ كَتَبَ اللّٰهُ مَكَانَهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَإِلَّا وَقَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً أَوْ سَعِيدَةً قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا نَمْكُثُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَقَالَ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ إِلٰى عَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيرُ إِلٰى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَقَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرٰى وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرٰى** 8 ''ہم ایک جنازے کے ساتھ بقیع غرقد میں تھے کہ (شفیع المذنبین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور بیٹھ گئے' ہم آپ ﷺ کے اردگرد بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک جھکا لیا اور اپنی چھڑی سے زمین کریدنے لگے (جس طرح کہ فکرمندی کے عالم میں ہوں۔) پھر فرمایا: تم میں سے کوئی ایک بھی نہیں' کوئی سانس لینے والا جاندار شخص نہیں' مگر اللہ (ﷻ) نے (اپنے اَزلی اَبدی حتمی علم کے مطابق) جنت یا جہنم میں اُس کا ٹھکانا لکھ دیا ہے اور (کوئی نہیں) مگر (یہ بھی) لکھ دیا گیا ہے کہ وہ بدبخت ہے یا خوش بخت' تو کسی صحابی (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا' اللہ (ﷻ) کے (پیارے محبوب) رسول (صلی اللہ علیک وسلم)! کیا ہم اپنے لکھے پر ہی نہ رہ جائیں اور عمل چھوڑ دیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو خوش بختوں میں سے ہوگا تو وہ خوش بختوں کے عمل کی طرف چل پڑے گا' پھر آپ ﷺ نے ارشادِ مبارک فرمایا: عمل کرو' ہر ایک کا راستہ آسان کر دیا گیا ہے۔ جو خوش بخت ہیں اُن کے لیے خوش بختوں کے اعمال کا راستہ آسان کر دیا جاتا ہے اور جو بدبخت ہیں اُن کے لیے بدبختوں کے عملوں کا راستہ آسان کر دیا جاتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: پس وہ شخص جس نے (اللہ ﷻ کی راہ میں) دیا اور تقویٰ اِختیار کیا اور اچھی بات کی تصدیق کر دی تو ہم اُسے آسانی کی زندگی (تک پہنچنے) کے لیے سہولت عطا کریں گے اور وہ جس نے بخل کیا اور لاپروائی

---

7 مسلم حدیث نمبر 6576۔ 8 مسلم حدیث نمبر 6731' ترمذی حدیث نمبر 3344۔

اِختیار کی اور اَچھی بات کی تکذیب کی تو ہم اُسے مشکل زندگی (تک جانے) کے لئے سہولت دیں گے''۔

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' امام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ** 9 ''زمانہ باہم قریب ہو جائے گا (وقت بہت تیزی سے گزرتا ہوا محسوس ہوگا)' علم اُٹھا لیا جائے گا' فتنے نمودار ہوں گے' (دلوں میں) بخل اور حرص ڈال دیا جائے گا اور ہرج کثرت سے ہوگا۔ صحابہ (کرام رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا' ہرج کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قتل وغارت گری''۔

حضرت سیّدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں تمہیں اسی طرح بتاتا ہوں جس طرح حبیبِ کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشادِ مبارک فرمایا: **اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا** 10 ''اے اللہ (جَلّ جَلالُک)! میں تجھ سے تیری پناہ میں آتا ہوں' عاجز ہو جانے' سستی' بزدلی' بخل' سخت بڑھاپے اور قبر کے عذاب سے۔ اے اللہ (جَلّ جَلالُک)! میرے دِل کو تقویٰ دے' اس کو پاکیزہ کر دے' تو ہی اس (دِل) کو سب سے بہتر پاک کرنے والا ہے' تو ہی اس کا رکھوالا اور مددگار ہے۔ اے اللہ (جَلّ جَلالُک)! میں تجھ سے ایسے علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو کوئی فائدہ نہ دے اور ایسے دِل سے جو (تیرے آگے) جھک کر مطمئن نہ ہوتا ہو اور ایسے مَن سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دُعا سے جسے شرفِ قبولیت نصیب نہ ہو''۔

حضرت سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ الْبُخْلُ، وَسُوءُ الْخُلُقِ** 11 ''مومن کے اندر دو خصلتیں بخل اور بداخلاقی جمع نہیں ہو سکتیں''۔

حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: **تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ يَعْنِي رَجُلًا أَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَلَا تَدْرِي فَلَعَلَّهُ تَكَلَّمَ فِيمَا لَا يَعْنِيهِ، أَوْ بَخِلَ بِمَا لَا يَنْقُصُهُ** 12 ''ایک صحابی (رضی اللہ عنہ) کی وفات ہوگئی' ایک آدمی نے کہا: تجھے جنت کی بشارت ہو' (خاتم المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے ارشادِ مقدس فرمایا: شاید تمہیں نہیں معلوم کہ اس نے کوئی ایسی بات کہی ہو جو بے فائدہ ہو یا ایسی چیز کے ساتھ بخل سے کام لیا ہو جس کے خرچ کرنے سے اس کا کچھ نقصان نہ ہوتا''۔

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: **خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالشُّحِّ، أَمَرَهُمْ بِالْبُخْلِ فَبَخِلُوا، وَأَمَرَهُمْ بِالْقَطِيعَةِ فَقَطَعُوا، وَأَمَرَهُمْ بِالْفُجُورِ فَفَجَرُوا** 13 ''(راحۃ العاشقین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے خطبہ مقدسہ ارشاد فرمایا: بخل وحرص سے بچو اس لئے کہ تم سے پہلے لوگ بخل وحرص کی وجہ سے ہلاک ہوئے' حرص نے لوگوں کو بخل کا حکم دیا تو وہ بخیل ہو گئے' بخیل نے انہیں ناتا توڑنے کو کہا تو لوگوں نے ناتا توڑ لیا اور اس نے اُنہیں فسق وفجور کا حکم دیا تو وہ فسق وفجور میں لگ گئے''۔

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' قائد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشادِ مبارک فرمایا: **لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي جَوْفِ عَبْدٍ أَبَدًا وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ فِي قَلْبِ**

---

9 مسلم حدیث نمبر 6792۔ 10 مسلم حدیث نمبر 6906۔ 11 ترمذی حدیث نمبر 1962۔ 12 ترمذی حدیث نمبر 2316۔ 13 ابوداؤد حدیث نمبر 1698۔

عَبْدٍ أَبَدًا 14 ''جہاد کا غبار اور جہنم کا دھواں دونوں کسی بندے کے سینے میں کبھی جمع نہیں ہو سکتے اور بخل اور ایمان یہ دونوں بھی کسی بندے کے دِل میں کبھی جمع نہیں ہو سکتے''۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' امام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا: **إِنَّ أَهْلَ النَّارِ كُلُّ جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ جَمَّاعٍ مَنَّاعٍ وَأَهْلَ الْجَنَّةِ الضُّعَفَاءُ الْمَغْلُوبُونَ** 15 ''یقیناً بدخلق اور بسیار خوار متکبر اور ہر مال جمع کرنے والا اور بخل سے کام لینے والا جہنم کا حقدار ہے۔ اور جنت کے حقدار کمزور مغلوب لوگ ہوں گے''۔

حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: **أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ لِفُلَانٍ فِي حَائِطِي عَذْقًا وَإِنَّهُ قَدْ آذَانِي وَشَقَّ عَلَيَّ مَكَانُ عَذْقِهِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِعْنِي عَذْقَكَ الَّذِي فِي حَائِطِ فُلَانٍ قَالَ لَا قَالَ فَهَبْهُ لِي قَالَ لَا قَالَ فَبِعْنِيهِ بِعَذْقٍ فِي الْجَنَّةِ قَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ الَّذِي هُوَ أَبْخَلُ مِنْكَ إِلَّا الَّذِي يَبْخَلُ بِالسَّلَامِ** 16

''ایک آدمی (سیّد الثقلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا' میرے باغ میں فلاں شخص کا کھجور کا درخت ہے' اُس نے مجھے تکلیف دی ہے اور اُس کی کھجور کی جگہ مجھ پر بھاری ہو گئی ہے۔ امام الانبیاء حضور سیّدنا نبی اللہ ﷺ نے اُس کی طرف پیغام بھیجا کہ فلاں شخص کے باغ میں موجود اپنی کھجور مجھے بیچ دو' اُس نے عرض کیا' نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تب مجھے ہبہ کر دو۔ اُس نے عرض کیا' نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت میں کھجور کے بدلے بیچ دو۔ اُس نے عرض کیا' نہیں۔ (شفیع اُمت حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تم سے زیادہ بخیل کوئی شخص نہیں دیکھا سوائے اُس شخص کے جو سلام میں بخل کرتا ہے''۔

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' امام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَظْهَرَ الْفُحْشُ وَالْبُخْلُ، وَيُخَوَّنَ الْأَمِينُ وَيُؤْتَمَنَ الْخَائِنُ، وَيَهْلِكَ الْوُعُولُ وَتَظْهَرَ التُّحُوتُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَمَا الْوُعُولُ وَمَا التُّحُوتُ؟ قَالَ: الْوُعُولُ: وُجُوهُ النَّاسِ وَأَشْرَافُهُمْ، وَالتُّحُوتُ: الَّذِينَ كَانُوا تَحْتَ أَقْدَامِ النَّاسِ لَا يُعْلَمُ بِهِمْ.** 17 ''اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں (حضرت سیّدنا) محمد (ﷺ) کی جان ہے۔ قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک فحش اور بخل ظاہر (غالب) نہ ہو جائے اور امانت دار کو خائن سمجھا جائے اور خائن کے پاس امانت رکھی جائے' وعول ہلاک ہو جائیں اور تحوت غالب آ جائیں۔ صحابہ (کرام رضی اللہ عنہم) نے پوچھا' اے اللہ (جلّ جلالہ) کے (پیارے محبوب) رسول (صلی اللہ علیک وسلم)! یہ وعول اور تحوت کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وعول معزز لوگ اور شرفاء اور تحوت جو لوگوں کے قدموں کے نیچے ہیں جن کے متعلق علم ہی نہیں''۔

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً فرماتے ہیں: **أَعْجَزُ النَّاسِ مَنْ عَجَزَ عَنِ الدُّعَاءِ، وَأَبْخَلُ النَّاسِ مَنْ بَخِلَ بِالسَّلَامِ** 18 ''لوگوں میں سب سے بڑا عاجز وہ ہے جو دُعا کرنے سے عاجز ہو اور سلام میں بخل کرنے والا سب سے بڑا بخیل ہے''۔

---

14 نسائی حدیث نمبر 3130-3129-3128۔ 15 السلسلۃ الصحاح حدیث نمبر 63۔ 16 مشکوٰۃ حدیث نمبر 4665' الترغیب والترہیب جلد 3 ص 430' کنز العمال حدیث نمبر 25237' مسند احمد جلد 3 ص 328' البیہقی فی شعب الایمان حدیث نمبر 8771' مرقاۃ جلد 8 ص 486' مجمع الزوائد جلد 3 ص 27' جلد 8 ص 32۔ 17 السلسلۃ الصحاح حدیث نمبر 189۔ 18 الترغیب والترہیب جلد 3 ص 430' تلخیص الحبیر جلد 4 ص 94' مجمع الزوائد جلد 8 ص 31' کنز العمال حدیث نمبر 3133-3174' ابن حبان حدیث نمبر 1939۔

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' امام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد مبارک فرمایا: اللہ ﷻ ارشادِ عظیم فرماتا ہے: لَا يَأْتِي النَّذْرُ عَلَى ابْنِ آدَمَ بِشَيْءٍ لَمْ أُقَدِّرْهُ عَلَيْهِ وَلٰكِنَّهُ شَيْءٌ أَسْتَخْرِجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ يُؤْتِينِي عَلَيْهِ مَا لَا يُؤْتِينِي عَلَى الْبُخْلِ وَفِي رِوَايَةٍ: مَا لَمْ يَكُنْ آتَانِي مِنْ قَبْلُ 19 ''میں نے ابنِ آدم کے مقدر میں جو چیز نہیں لکھی نذر اُسے نہیں لاسکتی لیکن یہ ایسی چیز ہے جس کے ذریعے سے میں بخیل سے مال نکال لیتا ہوں' نذر کی وجہ سے مجھے جو چیز دیتا ہے وہ بخل کی وجہ سے نہیں دے سکتا تھا۔ اور ایک روایت میں ہے: جو اُس سے پہلے اُس نے مجھے نہیں دیا تھا''۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' قائد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صَلَاحُ أَوَّلِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بِالزُّهْدِ وَالْيَقِينِ، وَيَهْلِكُ آخِرُهَا بِالْبُخْلِ وَالْأَمَلِ 20 ''اِس اُمت کے پہلے لوگوں کی بہتری (اصلاح) زہد و یقین کے ساتھ ہوئی اور اس اُمت کے بعد والے لوگ بخل اور لمبی اُمیدوں کی وجہ سے ہلاک ہوں گے''۔

حضرت سیّدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے' فرماتے ہیں: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! ابْتَاعُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ مِنْ مَالِ اللّٰهِ فَإِنْ بَخِلَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُعْطِيَ مَالَهُ لِلنَّاسِ: فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ وَلْيَتَصَدَّقْ عَلَى نَفْسِهِ، فَلْيَأْكُلْ وَلْيَكْتَسِ مِمَّا رَزَقَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ 21 ''اے لوگو! اللہ (ﷻ) کے مال سے اللہ (ﷻ) سے اپنے آپ کو خرید لو اگر کوئی شخص اپنا مال لوگوں کو دینے میں بخل کرے تو وہ اپنے آپ سے شروع کرے اور خود پر صدقہ کرے وہ کھائے اور جو اللہ (ﷻ) نے دیا ہے اس سے پہنے''۔

---

19 نسائی حدیث نمبر 3841۔ 20 السلسلۃ الصحاح حدیث نمبر 1253۔ 21 السلسلۃ الصحاح حدیث نمبر 1874۔

(صفحہ نمبر 7 کا بقیہ)

بڑا ہتھیار محض اتحاد و یگانگت ہے۔ O.I.C ممالک کو امریکی صدر کے متنازعہ فیصلے کے خلاف مکمل یکجہتی کا اظہار کرنا چاہئے اور بیانات کے علاوہ ٹھوس سفارتی اقدامات اُٹھانا چاہئیں۔ او آئی سی کے اجلاس میں متفقہ طور پر فیصلہ کرنا چاہئے کہ اگر کوئی ملک امریکی اعلان پر عمل کرتے ہوئے اپنا سفارتخانہ تل ابیب سے یروشلم منتقل کرتا ہے تو تمام اِسلامی ممالک اُس سے اپنے سفارتی تعلقات منقطع کر دیں گے۔ اگر اسلامی ممالک نیک نیتی اور خلوصِ دِل سے امریکی فیصلے کے خلاف متحد ہو جائیں تو امریکہ کے لئے اس پر عمل کرنا یا کرانا ممکن نہیں رہے گا۔ اعداد و شمار کی روشنی میں ایک اَرب پچاس کروڑ مسلمانوں کے مقابلہ میں ایک کروڑ پچاس لاکھ یہودی زیادہ طاقتور ہیں۔ اِس کی وجہ عالم اِسلام کی بے عملی اور باہمی انتشار و افتراق ہے۔ ترکی کے سابق وزیر اعظم نجم الدین اربکان نے مسلمان حکمرانوں کی حالتِ زار پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ ''ڈیڑھ اَرب مسلمان 80 لاکھ یہودیوں کا مقابلہ کرنے کی بجائے اللہ تبارک وتعالیٰ کی مدد اور ابابیلوں کے انتظار میں ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اگر یہ ابابیلیں آ بھی گئیں تو وہ کنکر یہودیوں کی بجائے مسلمانوں پر پھینکیں گی''۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم اپنے پیارے محبوب حضور سیّدنا نبی کریم ﷺ کے صدقے عالم اسلام کو یہود و نصاریٰ کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین!

نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب' انجمن اشاعت دینِ اِسلام (رجسٹرڈ) پنجاب اور ابو بکر کمپیوٹر سینٹر کی جانب سے تمام قارئین کرام کو نیا عیسوی سال مبارک ہو۔

درسِ حدیث شریف

ازقلم: شیخ محقق حضرت مولانا عبدالحق دہلوی علیہ الرحمہ

تشریح از: اشعۃ اللمعات

حضرت سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَأَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيبًا مِنْهُ، وَنَحْنُ نَسِيرُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ، قَالَ: لَقَدْ سَأَلْتَ عَظِيمًا، وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ، تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ الصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ النَّارَ الْمَاءُ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ، ثُمَّ قَرَأَ: تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ... (سورة السجدة آية 16) حَتّٰى بَلَغَ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ (سورة السجدة آية 17)، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَعَمُودِهِ وَذُرْوَةِ سَنَامِهِ؟ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهِ؟ قُلْتُ: بَلٰى، فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ، فَقَالَ: تَكُفُّ عَلَيْكَ هٰذَا، قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، وَإِنَّا لَمُؤَاخَذُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ، قَالَ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا مُعَاذُ، وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلَى وُجُوهِهِمْ فِي النَّارِ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ [1]

''میں ایک سفر میں (حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا ایک دن میں صبح کو آپ ﷺ سے قریب ہوا اور ہم چل رہے تھے میں نے عرض کیا اللہ (جل جلالہ) کے (پیارے محبوب) رسول (صلی اللہ علیک وسلم)! آپ ﷺ مجھے کوئی عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کردے اور جہنم سے دُور رکھے آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے ایک بہت بڑی چیز کا سوال کیا ہے اور بیشک یہ عمل اُس شخص کے لیے آسان ہے جس کے لئے اللہ (عزوجل) آسان کر دے تم اللہ (عزوجل) کی عبادت کرو اُس کے ساتھ کسی کو شریک مت کرو نماز قائم کرو زکوٰۃ دو رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں بھلائی کے دروازے نہ بتاؤں؟ روزہ ڈھال ہے صدقہ گناہوں کو ایسے ہی مٹاتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے، اور آدھی رات میں آدمی کا نماز (تہجد) ادا کرنا پھر آپ ﷺ نے یہ آیتِ مبارکہ تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ (سورۃ السجدۃ:16) تلاوت فرمائی یہاں تک کہ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ تک پہنچے پھر فرمایا: کیا میں تمہیں دین کی اَصل اُس کا ستون اور اُس کی چوٹی نہ بتادوں؟ وہ اللہ (عزوجل) کی راہ میں جہاد ہے پھر فرمایا: کیا ان تمام باتوں کا جس چیز پر دارومدار ہے وہ نہ بتادوں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں ضرور ارشاد فرمایا تو آپ ﷺ نے (سمجھانے کے لئے) اپنی زبان مبارک پکڑی اور فرمایا: اِسے اپنے قابو میں رکھو میں نے عرض کیا اللہ (جل جلالہ) کے (پیارے محبوب) رسول (صلی اللہ علیک وسلم)! کیا ہم جو بولتے ہیں اس پر بھی ہماری پکڑ ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ (رضی اللہ تعالیٰ عنک)! تیری ماں تجھ پر روئے لوگ اپنی زبانوں کی کارستانیوں کی وجہ سے ہی اُوندھے منہ جہنم میں ڈالے جائیں گے''۔

شرح:

حضرت سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ ''یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کرے اور آتش دوزخ سے دُور کردے۔ قَالَ آپ ﷺ نے فرمایا: لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ أَمْرٍ عَظِيمٍ ''بے شک

---

1 ابن ماجہ حدیث نمبر 3973 مشکوٰۃ حدیث نمبر 29 مرقاۃ جلد 1 ص 180 ترمذی حدیث نمبر 2616 مسند احمد جلد 5 ص 231-230۔

تو نے بڑے مشکل اور عظیم کام کا سوال کیا ہے''۔ **وَاِنَّهُ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَسَّرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ** ''اور بے شک وہ آسان ہے اُس شخص پر جس پر اللہ (ﷻ) وہ کام آسان کر دے''۔ اس کے بعد اُس کا ذکر فرمایا: **تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ** ''اللہ (ﷻ) کی عبادت کر اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر''۔ **وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ** ''اور پابندی سے نماز اَدا کرو''۔ **وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ** ''زکوٰۃ اَدا کرو''۔ **وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ** ''اور رمضان کے روزے رکھ'' **وَتَحُجُّ الْبَيْتَ** ''اور خانہ کعبہ کا حج کرو''۔ **ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَبْوَابِ الْخَيْرِ؟** ''پھر فرمایا: کیا میں تجھے نہ بتاؤں کہ خیر اور نیکی کے دروازے کون سے ہیں؟''۔ جن سے نیکی بندے کے اَندر داخل ہوتی ہے **اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ** ''روزہ ڈھال کا حکم رکھتا ہے'' روزہ دار کو معصیت کو تیر لگنے سے بچاتا ہے کیونکہ روزہ شہوات کو روکتا اور شیطانی راستے بند کرتا ہے۔ **وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ** اور فقیر کو راہِ خدا میں مال دینا سرد کرتا اور مٹا دیتا ہے آتش گناہ کو۔ **كَمَا يُطْفِي الْمَآءُ النَّارَ** جس طرح پانی آگ کو سرد کر دیتا ہے۔ اگرچہ مطلقاً ہر نیکی گناہوں کو مٹاتی ہے۔ جیسا کہ قرآنِ مجید میں آیا ہے **اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ** ''بے شک نیکیاں برائیوں کو لے جاتی (مٹا دیتی) ہیں''۔ لیکن صدقہ میں گناہ معاف کرانے کی قوت زیادہ ہے کہ اس میں دوسرے کا نفع ملحوظ ہوتا ہے اور یہ چیز دعویٰ ایمان کی صداقت اور اللہ (ﷻ) کے ساتھ محبت و وابستگی کی قوی دلیل ہے۔ **وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ** ''اور مرد کا رات کے درمیانی حصہ میں نماز (نفل) پڑھنا بھی خیر و نیکی کے دروازوں میں سے ہے کہ اس دروازہ سے بھی بندے میں فیوض و انوار آتے ہیں۔ اور یہ بھی گناہوں کی آگ کو بجھانے کا سبب و ذریعہ ہے۔

گر روز نیا بیش زغو غایٔ عرب
شب محرم عاشقان ست شبہاش طلب

''اگر دِن میں لوگوں کے شور و غوغا کے باعث تو اُسے نہیں پا سکتا تو رات میں اسے تلاش کر کہ رات عاشقوں کی محرم (راز) ہے''۔

پھر رات کی نماز اور صدقہ کی فضیلت کی تائید میں خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی۔ **تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ..... جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ** o تک آپ ﷺ نے یہ آیتِ مبارکہ پڑھی۔ آیہ مذکورہ کا حاصل معنی یہ ہے کہ اللہ ﷻ شب بیدار اور اپنے پہلوؤں کو اپنی خواب گاہ سے الگ رکھنے والوں کی صفت و ثناء فرماتا ہے۔ اور پھر مولیٰ کریم جَلَّ وعلا اُنہیں جن نعمتوں سے نوازے گا اور اُس کے راستے میں مال خرچ کرنے والوں کو آخرت میں جو کچھ عطا فرمائے گا۔ اُس سے کوئی آگاہ نہیں وہ اَیسی نعمتیں اور عطائیں ہوں گی جو اُن کے قرار و آرام اور اُن کی لذت اور آنکھوں کی ٹھنڈک بنیں گی۔ اُن کے اعمالِ صالحہ اور اُن کی شب بیداری اور صدقہ و خیرات کی جزا کے طور پر اللہ ﷻ اُنہیں جنت کے انواع و اَقسام کی نعمتوں اور اپنے دیدار سے نوازے گا۔

شرف مرد بجو دست و کرامت بسجود
ہر کہ ایں ہر دو ندار عدمش بہ ز جود

''مرد کی بزرگی اور اُس کا شرف سخاوت سے اور اُس کی عزت سجدہ و عبادت سے ہے۔ جس میں یہ دو خوبیاں نہ ہوں اُس کا نہ ہونا ہونے سے بہتر ہے''۔ اس کے بعد قائد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اُمورِ دین اور شعارِ ملّت میں سے اَفضل اَمر اور خلاصہ دین کا انتخاب کرتے ہوئے فرمایا: **اَلَا اَدُلُّكَ بِرَاْسِ الْاَمْرِ** میں تجھے نہ بتاؤں کہ اَصل اور دینی کاموں میں سے اَفضل و اَعلیٰ کون سا کام و عمل ہے۔ جس کے بغیر دین کچھ نہیں جس طرح روح کے بغیر جسم کی کوئی حیثیت نہیں اور بتاؤں کہ دین کا ستون کیا چیز ہے جس کے ساتھ وہ قائم ہوتا اور قوت و کمال کے درجے کو پہنچتا ہے۔ جس طرح مکان ستون کے سہارے قائم ہوتا ہے۔ **ذِرْوَةُ سَنَامِهٖ** اور بتاؤں دین کی کوہان کی چوٹی اور بلندی کیا چیز ہے؟ جس سے دین بلند اور اُونچا دکھائی دیتا ہے۔ میں نے

عرض کیا' ہاں! جب کہ سائل کا توجہ سے سننے کا شوق و ذوق بڑھا اور اُس مقام میں پہنچ کر اُس اَمرِ عظیم کی صفاتِ عظیمہ سن کر اُسے پانے اور معلوم کرنے کی رغبت بڑھ گئی تو عرض کیا' ہاں! یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! مجھے اس کی راہنمائی فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: رَأْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ تمام اَرکان کا سردار اسلام ہے۔ اِسلام سے مراد اللہ ﷻ اور شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ پر ایمان کی شہادت ہے۔ جو سارے دین کی اَصل و بنیاد ہے۔ وَعَمُوْدُهُ الصَّلٰوةُ اور دین کا ستون نماز ہے۔ مسلمان کے دین کو اس سے قوت و پختگی حاصل ہے۔ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں تجھے وہ چیز بتاؤں جو اِن تمام چیزوں کی جن کا ذکر ہوا' مدار و موقوف علیہ ہے۔ یا ذٰلِکَ سے اِسلام کی طرف اِشارہ ہے۔ اس کے اَجزاء اور اَرکان کے اعتبار سے اِس کی تاکید ہے۔ مِلَاکِ وہ چیز جس سے کوئی چیز قیام پذیر اور منظم ہو۔ میں نے عرض کیا' ہاں! مجھے اس کی ضرور خبر دیں' یَانَبِیَّ اللّٰهِ اے اللہ (ﷻ) کے (پیارے محبوب) رسول (صلی اللہ علیک وسلم) برحق فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ تو سیّد کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبان مبارک پکڑی۔ اور اِس کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا اِس کی حفاظت کرو اسے روک کر رکھ۔ فَقُلْتُ میں نے استفہام اور تعجب کے طور پر عرض کیا یَانَبِیَّ اللّٰهِ وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ ''اے اللہ (ﷻ) کے (پیارے محبوب) رسول ﷺ ہم لوگ زبان سے جو کچھ کہتے اور بولتے ہیں کیا اس پر بھی ہماری گرفت ہوگی۔ قَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا مُعَاذُ اے معاذ (رضی اللہ تعالیٰ عنک)! تیری ماں تجھے روئے' ثُکل بضم ثا بمعنی موت' ہلاکت اور دوست و اولاد کا گم ہونا۔

دراصل یہ کسی کے مرنے اور ہلاک ہونے کی دُعا ہے۔ یعنی تو مر جاتا کہ جس بھنور و مخمصے میں تو پڑا ہوا ہے' اس سے چھوٹ جائے۔ علماء فرماتے ہیں یہ ایک لفظ ہے جو عادت کے طور پر زبان سے جاری ہوتا ہے اس کا معنی مراد نہیں ہوتا۔ بلکہ مخاطب پر تعجب و اِنکار مقصود ہوتا ہے۔ وَهَلْ يُكِبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ کونسی چیز لوگوں کو آتش دوزخ میں ڈالے گی عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اُن کے چہروں کے بل اَوْ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ یا اُن کے نتھنوں کے بل۔ راوی کو شک ہے کہ قائد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے عَلٰى وُجُوْهِهِمْ کا لفظ فرمایا یا عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ کا۔ مَنَاخِرُ مَنْخِرٌ کی جمع ہے۔ بفتح میم و سکون نون و فتح خائے معجمہ یا بکسر خا۔ اَصل میں ناک کے سوراخ کو کہتے ہیں۔ یہاں اس سے ناک مراد ہے کہ جو چیز چہرے پر گرتی ہے پہلے ناک پر گرتی ہے کیونکہ یہ چہرے کے بلند ترین اجزاء میں سے ہے۔ یعنی لوگوں کو کوئی چیز دوزخ میں نہ ڈالے گی اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ مگر اُن کی باتیں جو بلا تمیز و احتیاط نیک و بد سے نکالتے ہیں۔ اور نیک و بُری بات میں فرق نہیں کرتے۔ اور مفید و لایعنی گفتگو میں تمیز نہیں کرتے۔ حصائد حصیدہ کی جمع ہے۔ وہ شے جو کھیت سے درانتی کے ساتھ کاٹی جائے۔ کھیت سے شے کاٹتے وقت خشک و تر اور کارآمد بے کار میں امتیاز نہیں کیا جاتا۔ بے فائدہ باتوں کو اس کے ساتھ تشبیہ دی۔ یہ اکثر و اَغلب دستور کے مطابق فرمایا۔ کہ آدمی زادہ کو دُنیا و آخرت میں جو رنج و مصیبت پہنچتی ہے۔ اکثر زبان کے راستے پہنچتی ہے۔

ہرچہ بر آدمی رسد ز زیاں
ہمہ از آفت زبان برسد

ہرچہ آمد بزبانت گفتی
آنچہ آمد بدہانت خوردی

دیگرے راچہ گناہ است کہ تو
خویش را خویش بد و زخ بردی

''اِنسان جو نقصان اُٹھاتا ہے عموماً اپنی زبان سے ہی اُٹھاتا ہے۔ جو کچھ تیری زبان پر آئے اسے کہہ ڈالے اور جو کچھ تیرے منہ میں آئے اُسے ہڑپ کر جائے۔ تو پھر دوسرے کا کیا گناہ تو خود ہی اپنے آپ کو دوزخ میں ڈال رہا ہے''۔

یتیموں سے حسن سلوک کی دعوت

ازقلم: کنیز فاطمہ یوسف

اِسلام بہت خوبصورت اور عالمگیر دین ہے جو کہ معاشرے کے ہر طبقے کو اِنفرادی اور اجتماعی طور پر وہ تمام حقوق فراہم کرتا ہے جس کا وہ حقدار ہے۔ پیارا دینِ اسلام ہر اُس اچھے فعل کی حوصلہ اَفزائی کرتا ہے اور ترغیب دیتا ہے جو لوگوں کے درمیان بھائی چارہ' رواداری' مساوات' عدل و انصاف اور اَمن کی فضا کے قیام کے لئے ہو۔ اور ہر قسم کے معاشی' معاشرتی استحصال کی مذمت کرتا ہے تا کہ بگاڑ پیدا نہ ہو۔ ہمیں یہ تمام نعمتیں یہ تمام حقوق خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے طفیل عطا ہوئے ہیں۔ رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے یتیموں' بیواؤں' مسکینوں اور غلاموں کا کوئی پرسانِ حال نہ تھا۔ یہ سب اَبتر زندگی گزار رہے تھے۔ مالی' بدنی اور ذہنی اَذیت کا شکار تھے۔ جب حبیبِ کبریا حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ رحمۃ للعالمین اس دُنیا میں تشریف لائے تو سب نے امام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے دریائے رَحمت سے حصّہ پایا۔ سب کی پریشانیاں اور دَرد و آلام دُور ہو گئے اور سب معاشرے کے باوقار اَفراد بن گئے۔ ختم المرسلین حضور سیّدنا نبی اللہ ﷺ کے چچا جان حضرت ابو طالب ؓ آپ ﷺ کی شان میں لکھتے ہیں:

وَاَبْیَضَ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ
ثِمَالُ الْیَتَامٰی عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ

''وہ گوری رنگت والے (آقا کریم ﷺ) جن کے چہرۂ اَنور کے توسل سے بارش مانگی جاتی ہے اور آپ ﷺ یتیموں کے والی اور بیواؤں کا سہارا ہیں''۔ آج ہم اپنے اِرد گرد نظر دوڑائیں تو ہمیں حالات کچھ ایسے بھی نظر آئیں گے کہ جیسے ہی کسی بچے کے سر سے والد کا سایہ اُٹھتا ہے تو ہمارے معاشرے کے کچھ شریر اور مال و دولت اور حرص کے بندے اُن یتیموں کا معاشی استحصال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ ہر کوئی یہ کوشش کرتا ہے کہ اس کا مال میرے پاس آجائے۔ یہ میرے زیر اَثر اور میرے تابع فرمان ہو کر رہے۔ اِس طرح اُن بچوں کو ذہنی اَذیت سے بھی دو چار کیا جاتا ہے۔ جب کسی یتیم بچی کی شادی ہوتی ہے تو اُس کے ساتھ بھی نا انصافی کی جاتی ہے۔ بعض اَوقات کفو کا خیال نہیں رکھا جاتا' مہر کم اَدا کیا جاتا ہے' سختی کا رویہ رکھا جاتا ہے اور بلا وجہ تنگ کیا جاتا ہے۔ یہ سوچ کر کہ ہم اِن کے ساتھ جو بھی رویہ رکھیں ہم سے کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ یہ سب جاہلوں کے طریقے ہیں۔

سب سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ یتیم کسے کہتے ہیں؟

لسان العرب میں ہے: **اَلْیَتِیْمُ الَّذِیْ یَمُوْتُ اَبُوْهُ وَالْعَجِیُّ الَّذِیْ یَمُوْتُ اُمُّهٗ وَاللَّطِیْمُ الَّذِیْ یَمُوْتُ اَبَوَاهُ** ''یتیم اُسے کہتے ہیں جس کا باپ فوت ہو جائے۔ اور عجی اُسے کہتے ہیں جس کی ماں فوت ہو جائے اور **لَطِیْمُ** اُسے کہتے ہیں جس کی ماں اور باپ دونوں فوت ہو گئے ہوں''۔

ہمارے ہاں لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جس کی والدہ فوت ہو جائے اُسے مسکین کہتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ مسکین اُسے کہتے ہیں جس کے پاس قدرِ کفایت یعنی گزارے کے لئے کوئی چیز نہ ہو۔ اور وہ نابالغ بچہ یا بچی جس کا باپ فوت ہو گیا ہو وہ یتیم ہے۔ (درمختار' کتاب الوصایا 416/10) بچہ یا بچی اُس وقت تک یتیم رہتے ہیں جب تک بالغ نہ ہو جائیں۔ بالغ ہونے کے بعد وہ یتیم نہیں رہے۔

یتیموں سے حسنِ سلوک کے فضائل

نبی الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی قربت:

حضرت سیّدنا سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' امام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشادِ مبارک فرمایا: **اَنَا وَ کَافِلُ الْیَتِیْمِ فِی الْجَنَّةِ هٰکَذَا وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰی وَفَرَّجَ بَیْنَهُمَا شَیْئًا** 1 ''میں اور

1 بخاری حدیث نمبر 6005' ابوداؤد حدیث نمبر 5150' الترغیب والترہیب جلد 3 ص 346' الادب المفرد حدیث نمبر 135' مشکوۃ حدیث نمبر 4952' مرقاۃ جلد 9 ص 164' ترمذی حدیث نمبر 1918۔

یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اِس طرح ہوں گے اور (آپ ﷺ) نے اپنی شہادت کی اُنگلی اور درمیانی اُنگلی سے اِشارہ کیا اور دونوں کے درمیان کچھ فاصلہ رکھا''۔

ایک اور روایت میں اِس طرح مذکور ہے: حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، حبیبِ کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **كَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ اَوْ لِغَيْرِهٖ اَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَاَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى** 2 ''یتیم کی پرورش کرنے والا اگرچہ وہ اُس کا رشتہ دار ہو یا نہ ہو، اور میں جنت میں اِس طرح ہوں گے۔ راوی نے درمیانی اُنگلی اور شہادت کی اُنگلی ملا کر اِشارہ کیا''۔

تو معلوم ہوا کہ رشتے دار کے علاوہ بھی کوئی بندہ اگر یتیم سے حسنِ سلوک کرتا ہے تو اللہ (جَلَّ جَلَالُہٗ) اُسے بھی محروم نہیں فرمائے گا۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اِرشادِ مقدس فرمایا: **مَنْ قَبَضَ يَتِيمًا مِنْ بَيْنِ الْمُسْلِمِينَ اِلٰى طَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ اِلَّا اَنْ يَّعْمَلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ لَهٗ** 3 ''جو شخص کسی مسلمان یتیم بچے کے کھانے پینے کی کفالت کرے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اُسے ضرور جنت میں داخل فرمائے گا سوائے اِس کے کہ وہ کوئی ایسا گناہ (مثلاً شرک) کرے جس کی بخشش نہ ہو''۔

سب سے اَچھا گھر:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، سیّدِ عالم حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اِرشادِ عظیم فرمایا: **خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُحْسَنُ اِلَيْهِ** 4 ''مسلمانوں کے گھروں میں سب سے اَچھا گھر وہ ہے جس میں یتیم سے اَچھا سلوک کیا جائے''۔

یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے کی فضیلت:

حضرت سیّدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، سرکارِ کائنات حضور سیّدنا نبی اللہ ﷺ نے فرمایا: **مَنْ مَسَحَ رَاْسَ يَتِيمٍ لَمْ يَمْسَحْهُ اِلَّا لِلّٰهِ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مَرَّتْ عَلَيْهَا يَدُهٗ حَسَنَاتٌ** 5 ''جس نے یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اُس کا مقصد صرف اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی رضا حاصل کرنا تھا تو اُس کے لئے ہر بال کے بدلے نیکیاں ہیں جس جس بال کو اُس کا ہاتھ لگا تھا''۔

دِل نرم ہو اور حاجات پوری ہوں:

حضرت سیّدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ''ایک شخص نے قائد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی عظیم بارگاہِ اَقدس میں حاضر ہو کر دِل کی سختی کی شکایت کی تو راحۃ العاشقین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: کیا تو چاہتا ہے کہ تیرا دل نرم ہو جائے اور تیری حاجتیں پوری ہوں؟ تم یتیم پر رَحم کرو اور اُس کے سر پر ہاتھ پھیرا کرو اور اپنے کھانے میں سے اُس کو کھلایا کرو، ایسا کرنے سے تیرا دِل نرم ہوگا اور حاجتیں پوری ہوں گی''۔ 6 مذکورہ بالا اَحادیثِ مبارکہ سے پتا چلتا ہے کہ یتیم کے ساتھ شفقت و محبت کا معاملہ کرنے سے اُخروی فیوض و فلاح کے ساتھ دُنیاوی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں، دِل نرم ہوتا ہے اور حاجات پوری ہوتی ہیں۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل مبارک:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یتیموں کے ساتھ کمال شفقت فرمایا کرتے تھے، اِس میں ہمارے لئے سبق ہے۔ **اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ كَانَ لَا يَاْكُلُ طَعَامًا اِلَّا وَعَلٰى خِوَانِهٖ يَتِيمٌ** 7 حضرت سیّدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما تب تک

2 مسلم حدیث نمبر 2983۔ 3 ترمذی حدیث نمبر 1917۔ 4 ابن ماجہ حدیث نمبر 3679۔ 5 مسند احمد حدیث نمبر 22338، المعجم الکبیر حدیث نمبر 7861۔ 6 مجمع الزوائد حدیث نمبر 13509۔ 7 الادب المفرد حدیث نمبر 136۔

کھانا نہیں کھاتے تھے جب تک اُن کے دستر خوان پر کوئی یتیم نہ ہوتا۔ (یعنی یتیم کے بغیر آپ کھانا تناول نہ فرماتے)

اپنے بیٹے جیسا سلوک کرو:

حضرت سیّدنا اَسماء بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے حضرت ابنِ سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا: میرے پاس ایک یتیم ہے۔ آپ نے فرمایا: اِصْنَعْ بِهٖ مَا تَصْنَعُ بِوَلَدِكَ اَضْرِبْهُ مَا تَضْرِبُ وَلَدَكَ 8 ’’اُس کے ساتھ وہی سلوک کرو جو اپنے بیٹے کے ساتھ کرتے ہو اور اُسے بھی اُتنا ہی مارو جتنا اپنے بیٹے کو مارتے ہو‘‘۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ جیسے تو اپنے بیٹے سے محبت اور شفقت کا معاملہ کرتا ہے ویسا ہی معاملہ یتیم کے ساتھ کر اور مارنے سے یہاں تادیباً (اَدب سکھانے کے لئے) مارنا مراد ہے۔ اپنی اَولاد کو بھی صرف تادیباً ہی مارنا چاہئے۔

اَولاد کی پرورش کیلئے صبر کرنے والی خاتون کا اَجر:

حضرت سیّدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ صاحب التاج حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے ارشادِ مبارک فرمایا: اَنَا وَ امْرَاَةٌ سَفْعَآءُ الْخَدَّيْنِ امْرَاَةٌ اٰمَتْ مِنْ زَوْجِهَا فَصَبَرَتْ عَلٰى وَلَدِهَا كَهَاتَيْنِ فِى الْجَنَّةِ 9 ’’میں اور مرجھائے چہرے والی وہ عورت جس کا شوہر فوت ہو جائے اور وہ اپنی اَولاد پر صبر کرے، جنت میں اس طرح ہوں گے جس طرح یہ دو اُنگلیاں (اپنی اُنگلیوں سے اِشارہ کر کے بتایا۔)‘‘

اس حدیثِ مبارک سے معلوم ہوا اگر بیوہ عورت صبر کرے اپنی عفت و پاکدامنی کی حفاظت کرتے ہوئے اپنے بچوں کی پرورش میں مشغول رہے تو یہ بڑے فضل و کرامت کی بات ہے۔

مذکورہ بالا اَحادیثِ طیبات میں یتیم کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کے فضائل بیان ہوئے۔ جو یتیم کے ساتھ بدسلوکی کرے اُس کی مذمت میں بھی قرآنِ مجید اور اَحادیثِ مبارکہ میں ارشادات موجود ہیں۔

یتیم سے بدسلوکی کی مذمت

سب سے بدترین گھر:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، سرورِ کون و مکاں حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اِرشادِ مبارک فرمایا: وَشَرُّ بَيْتٍ فِى الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُسَآءُ اِلَيْهِ 10 ’’اور مسلمانوں کے گھروں میں بدترین گھر وہ ہے جہاں یتیم کے ساتھ بُرا سلوک کیا جاتا ہے‘‘۔

یتیم اور مظلوم کی بددُعا سے بچو:

حضرت سیّدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مظلوم اور یتیم کی بددُعا سے بچو کیونکہ اِن دونوں کی دُعائیں راتوں رات اللہ (عزوجل) کی بارگاہ میں پیش ہو جاتی ہیں جب لوگ محوِ استراحت ہوتے ہیں۔ 11

میرے بندے کو کس نے رُلایا؟

اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب یتیم روتا ہے تو اُس کے رونے کی وجہ سے عرش ہل جاتا ہے اور اللہ (عزوجل) فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میرے اس بندے کو کس نے رُلایا؟ حالانکہ میں اس کے باپ کی رُوح قبض کر چکا ہوں۔ فرشتے کہیں گے، اے ہمارے رَبّ! ہمیں کوئی علم نہیں ہے، پس اللہ (عزوجل) فرمائے گا: ’’اے میرے فرشتو! گواہ ہو جاؤ، جس نے اِس کو راضی کیا میں اُس کو قیامت کے دن راضی کروں گا‘‘۔ (اس کی سند ضعیف ہے۔)

مالِ یتیم ناحق کھانے کی مذمت:

علمِ دین سے دُوری یا لالچ کے سبب عموماً خاندانوں میں

---

8 الادب المفرد حدیث نمبر 140۔ 9 ابوداؤد حدیث نمبر 5149، مسند احمد حدیث نمبر 24006، الادب المفرد حدیث نمبر 141۔ 10 ابن ماجہ حدیث نمبر 3679۔ 11 الزہد حدیث نمبر 766۔

ترکہ تقسیم نہیں کیا جاتا' اکثر ورثاء میں یتیم بچے بچیاں بھی شامل ہوتے ہیں اور لوگ بلا جھجک اُن یتیموں کا مال کھاتے پیتے اور اِستعمال کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ سب ناجائز ہے۔ اس جانب بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔ میّت کے ورثاء میں سے اگر یتیم بھی ہو تو جب تک ترکہ تقسیم کر کے یتیم کا حصہ اَلگ نہ کیا جائے تب تک اُس میں سے ایصالِ ثواب کے لئے صدقہ وخیرات بھی نہیں کر سکتے۔

اللہ عزوجل کا ارشادِ عظیم ہے: **اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًاؕ وَ سَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا۠** (النسآء:10) ''جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں تو وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور عنقریب یہ لوگ بھڑکتی ہوئی آگ میں جائیں گے''۔ سورۃ الانعام میں اللہ ربُّ العزت وحدہٗ لاشریک نے ارشاد فرمایا: **وَ لَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ حَتّٰى یَبْلُغَ اَشُدَّهٗ** (الانعام:152) ''اور اچھے طریقے کے سوا یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ حتیٰ کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے''۔

حضرت سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' امام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اِرشادِ مبارک فرمایا: میں نے معراج کی رات اَیسی قوم دیکھی جن کے ہونٹ اُونٹوں کے ہونٹوں کی طرح تھے اور اُن پر اَیسے لوگ مقرر تھے جو اُن کے ہونٹوں کو پکڑتے پھر اُن کے مونہوں میں آگ کے پتھر ڈالتے جو اُن کے پیٹ سے پاخانہ کی طرح نکل جاتے۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل (علیک السلام)! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا' یہ وہ لوگ ہیں جو یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے تھے''۔ 12

تفسیر دُرِ منثور میں اِس حوالے سے وعید مذکور ہے: جب کوئی آدمی یتیم کا مال ظلم کرتے ہوئے کھائے گا اُسے قیامت کے روز یوں اُٹھایا جائے گا کہ آگ کا شعلہ اُس کے منہ' اُس کے کانوں' اُس کی ناک اور اُس کی آنکھوں سے نکل رہا ہو گا جو بھی اُسے دیکھے گا وہ پہچان لے گا یہ یتیم کا مال کھانے والا ہے۔ 13

یتیم کا مال ظلماً کھانا حرام ہے تو جو حرام کھاتا ہے اُس کی دُنیا بھی برباد اور آخرت بھی برباد ہو جاتی ہے۔ وہ دُنیا وآخرت میں ذلیل ورسوا ہو جاتا ہے' حرام کھانے والے کی دُعا قبول نہیں ہوتی خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ غُذِیَ بِحَرَامٍ** 14 ''وہ جسم جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کی غذا حرام سے ہے''۔

یتیم کے مال کی حفاظت کیسے کریں؟

اللہ تبارک وتعالیٰ اور حبیبِ کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے یتیم کا مال ظلماً کھانے سے منع فرمایا تو اُس مال کی حفاظت کا اور یتیم کے سپرد کرنے کا طریقہ بھی ارشاد فرما دیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم نے ارشادِ مبارک فرمایا: **وَ لَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِیٰمًا وَّ ارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا وَ اكْسُوْهُمْ وَ قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا** (النسآء:5) ''اور کم عقلوں کو اُن کے وہ مال نہ دو جسے اللہ (عزوجل) نے تمہارے لئے گزر بسر کا ذریعہ بنایا ہے اور اُنہیں اس مال سے کھلاؤ اور پہناؤ اور اُن سے اَچھی بات کہو''۔

یعنی یتیم بچوں اور بچیوں کے مال کے ضائع ہونے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اُن کے اَموال اُن کے سپرد کر دیئے جائیں اور وہ مال کی حفاظت اور اُس کے صحیح استعمال کرنے کی قابلیت نہ رکھتے ہوں۔ لہٰذا اللہ رب العزت نے اِرشادِ مبارک فرمایا کہ اُن کے باشعور ہونے تک اُن کے مال کو حفاظت سے اپنے پاس رکھو اور اُن کے خورد ونوش اور لباس کا اِہتمام کرو اور اُن کو خوش اُسلوبی سے یہ بتاتے رہو کہ یہ مال تمہارا ہی ہے اور ہم نے تمہاری بہتری کے لئے اِسے اپنے پاس سنبھال کر رکھا ہے اور جب تم باشعور ہو جاؤ گے تو ہر چیز تمہارے حوالے کر دی جائے گی۔

---

12 تہذیب الآثار حدیث نمبر 725۔ 13 تفسیر دُرِ منثور جلد 2 ص 341۔ 14 مشکوٰۃ حدیث نمبر 2787' الترغیب والترہیب جلد 2 ص 553' مجمع الزوائد جلد 10 ص 293۔

یہاں یہ بات قابلِ غور ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے **اَمْوَالَھُمْ** (اُن کے مال کی) بجائے **اَمْوَالَکُمْ** (تمہارے مال) ارشاد فرمایا ہے۔ اس حوالے سے حضرت پیر سیّد محمد کرم شاہ الازہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یتیموں کا مال اگرچہ اُنہی کا ہے لیکن کیونکہ وہ اور تم سب ایک ملت کے فرد ہو اس لئے گویا وہ تمہارا ہی ہے۔ اِس کی حفاظت اور نگہداشت بالکل یوں کرو جیسے اپنے مال کی کرتے ہو۔ 15

یتیم کا مال کب اُس کے سپرد کیا جائے؟ اس بارے میں بھی اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مَجدہٗ الکریم نے واضح ہدایات اِرشاد فرمادیں: **وَابْتَلُوا الْیَتٰمٰی حَتّٰٓی اِذَا بَلَغُوا النِّکَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْھُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَیْھِمْ اَمْوَالَھُمْ** (النسآء:6) ''اور یتیموں (کی سمجھداری) کو آزماتے رہو۔ یہاں تک کہ جب وہ نکاح کے قابل ہوں تو اگر تم اُن کی سمجھداری دیکھو تو اُن کے مال اُن کے حوالے کردو''۔ یتیم کی سمجھداری، صلاحیت اور قابلیت کو آزمانے کے کئی طریقے ہو سکتے ہیں۔ جیسے ابتداء سے اُس کے مال سے قلیل حقداری دی جائے اگر اس میں تصرف سے اُس کی سمجھداری کے آثار نمایاں ہوں تو وہ اُس کا مال سارے کا سارا اُس کے سپرد کردے۔ ایک یہ طریقہ بھی اختیار کیا جاسکتا ہے کہ اُن سے وقتاً فوقتاً کاروبار اور نظم ونسق کے سلسلہ میں مشورہ طلب کیا جائے اور اُن کی رائے میں سنجیدگی اور عقلمندی پائی جائے تو اُن کا مال اُن کے حوالے کردیا جائے۔

یتیم کی خیر خواہی کی جائے:

جب اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم نے یتیم کے مال کے قریب جانے سے منع فرمایا اور ظلماً مالِ یتیم کھانے سے منع فرمایا تو سیّد الثقلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے ہر اُس غلام نے جس کی زیرِ کفالت کوئی یتیم تھا اُس نے اپنا اور یتیم کا کھانا اَلگ کرلیا۔ بعض اَوقات یتیم کا کھانا بچ جاتا اور بعد میں سڑ کر خراب ہوجاتا۔ نیز الگ الگ دو سالن پکانے میں مشقت اور دشواری پیش آتی تھی۔ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور سیّدنا مصطفیٰ کریم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہِ بےکس پناہ میں اپنی دشواری اور یتیم کے مال کے ضیاع کا ذکر کیا تو اللہ رب العزت نے یہ آیتِ مبارکہ نازل فرما کر دشواری ختم فرمادی کہ **یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْیَتٰمٰی ط قُلْ اِصْلَاحٌ لَّھُمْ خَیْرٌ ط وَاِنْ تُخَالِطُوْھُمْ فَاِخْوَانُکُمْ ط وَاللّٰہُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ط وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ لَاَعْنَتَکُمْ ط اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ o** (البقرۃ:220) ''اور یہ لوگ آپ (ﷺ) سے یتیموں کے بارے میں سوال کرتے ہیں آپ فرمایئے کہ اُن کی خیر خواہی کرنا بہتر ہے اور اگر تم اُن کا اور اپنا خرچ مشترک رکھو (تو کوئی حرج نہیں) وہ تمہارے بھائی ہی تو ہیں اور اللہ (تبارک وتعالیٰ) جانتا ہے کہ کون خیر خواہی کرنے والا ہے اور کون بدخواہی کرنے والا ہے اور اگر اللہ (تبارک وتعالیٰ) چاہتا تو تم کو ضرور سختی میں ڈال دیتا، بے شک اللہ (تبارک وتعالیٰ) بہت غالب بڑی حکمت والا ہے''۔

اِس آیتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نیک نیتی اور خیر خواہی کے ساتھ یتیم کا ولی یتیم کے مال میں تصرف کرسکتا ہے، یتیم کے مال کی خرید وفروخت اور اس میں تجارت اور مضاربت کرسکتا ہے اور اگر یتیم کا فائدہ ہو تو یتیم کے مال کو اپنے مال کے ساتھ ملا کر بھی تجارت کرسکتا ہے اور مضاربت بھی کرسکتا ہے۔ اللہ (عزوجل) نے یہ بھی فرما دیا کہ اللہ (عزوجل) پر دلوں کا حال روشن ہے وہ خیر خواہ اور بدخواہ کو جانتا ہے۔ یتیم کی خیر خواہی کا تقاضہ یہ ہے کہ اُس کے نقد مال اور باقی رہنے والی چیزوں کو اَلگ اُس کے حساب میں رکھا جائے اور چیزیں جلد خراب ہونے والی ہیں اُن میں اپنا اور یتیم کا کھانا بقدرِ حساب مشترک لیا جائے۔ لیکن ہرصورت یتیم کی خیر خواہی مطلوب ہونی چاہئے اپنے خود غرضانہ فوائد مطلوب نہیں ہونے چاہئیں۔ یتیم بچی سے شادی کرتے وقت بھی اُس کی خیر خواہی کرنی چاہئے،

15 ضیاء القرآن جلد اول ص 319۔

خودغرضی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے۔

یتیم معاف نہیں کرسکتا:

نابالغ بچے معاف نہیں کر سکتے' اگر وہ معاف کر دیں تب بھی معاف نہیں ہوگا۔ لہٰذا کم علمی کے سبب جس نے نابالغ یا یتیم کا مال کھایا تو وہ ظنِ غالب کا اعتبار کرتے ہوئے اتنا مال اُن کو لوٹائے اور ساتھ میں اُن سے معافی بھی مانگے۔ ہاں! بالغ ہونے کے بعد وہ اپنی خوشی سے چاہیں تو معاف کر دیں۔ لیکن محض معافی مانگنے کی بجائے اُن کا مال بھی لوٹانا چاہئے۔ پھر اگر وہ مال لینے کی بجائے اِستحساناً معاف کر دیں تو یہ اُن کی مرضی پر منحصر ہے۔

اِمام اہلسنّت مجددِ دین وملت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''یتیم کا حق کسی کے معاف کیے معاف نہیں ہو سکتا۔ یہاں تک کہ خود یتیم کا دادا یا ماں کسی نابالغ کے ماں باپ اُس کا حق معاف کر دیں ہرگز معاف نہ ہوگا **فَاِنَّ الْوِلَایَۃَ لِلنَّظَرِ لَا لِلضَّرَرِ** (کیونکہ ولایت اور سرپرستی نگرانی کے لئے حاصل ہوتی ہے نقصان دینے کے لئے نہیں) بلکہ خود یتیم اور نابالغ بھی معاف نہیں کرسکتے نہ اُن کی معافی کا کچھ اعتبار ہے **لِلْحَجْرِ التَّامِ عَمَّا ھُوَ ضَرَرٌ** (کیونکہ نقصان دہ معاملہ میں تصرف کرنے سے اُنہیں مکمل روک دیا گیا ہے) محض یتیموں کا حق ضرور دینا پڑے گا اور جو نکلوا سکتا ہے اُسے چاہئے کہ ضرور دِلا دے اور یتیم بالغ ہونے کے بعد معاف کرے تو اُس وقت معاف ہو سکے گا''۔ 16

مذکورہ بالا گفتگو سے یہ بات ہم پر روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مَجدُہٗ الکریم اور اُس کے پیارے آخری اور محبوب رسول ﷺ نے کسی صورت یتیموں کے ساتھ بدسلوکی اور بدخواہی کی اجازت نہیں دی ہے اور نہ ہی اُن کے مال میں خیانت کو جائز رکھا ہے۔ یہ تو زمانۂ جاہلیت کے لوگوں کا طریقہ ہے۔ وہ یتیموں پر ظلم کرتے تھے اُن کا مال کھا جاتے تھے۔ اَب جو یتیموں کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں اور اپنے تئیں خود کو تہذیب یافتہ کہتے ہیں وہ غور کریں کہ وہ کہاں کھڑے ہیں اُن کا عمل تعلیماتِ اِسلام کے موافق ہے یا زمانۂ جاہلیت کے؟ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مَجدُہٗ الکریم نے اِرشاد فرمایا: **وَلْیَخْشَ الَّذِیْنَ لَوْ تَرَکُوْا مِنْ خَلْفِھِمْ ذُرِّیَّۃً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَیْھِمْ ۠ فَلْیَتَّقُوا اللّٰہَ وَلْیَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا** (النسآء:9) ''اور ڈریں وہ لوگ اگر اپنے بعد ناتواں اولاد چھوڑتے تو اُن کا کیسا اُنہیں خطرہ ہوتا تو چاہیے کہ اللہ (ﷻ) سے ڈریں اور سیدھی بات کریں''۔ سب لوگ اپنے بچوں کے مستقبل کے بارے میں پریشان ہوتے ہیں۔ لہٰذا یتیموں کے ساتھ بھی حسن سلوک کریں اور ویسا ہی برتاؤ کریں جیسا کہ لوگ اپنے لئے اور اپنے بچوں کے لئے پسند کرتے ہیں۔ کیونکہ

چراغ سب کے بجھیں گے ہوا کسی کی نہیں

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مَجدُہٗ الکریم ہم سب کو دین کا فہم عطا فرمائے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

---

16 فتاویٰ رضویہ جلد 6 ص 496۔

مہمانانِ رسول ﷺ کی خدمت کیجئے اور دُعائیں لیجئے

دین متین کا طالب علم مہمانِ رسول ﷺ اور مجاہد فی سبیل اللہ ہوتا ہے۔ جامعہ یوسفیہ شعبہ طلباء وطالبات میں تقریباً 500 طلباء طالبات مہمانانِ رسول ﷺ زیر تعلیم ہیں۔

فی طالبہ اور طالب علم کا ماہانہ خرچہ تقریباً 2000 روپے ہے۔ آپ اپنی محبت سے جتنے مہمانانِ رسول ﷺ کا ماہانہ خرچہ اپنے ذمہ لینا چاہیں گے یہ آپ کی محبت، صدقہ جاریہ ثابت ہوگی۔

مزید معلومات کے لئے ہمارے نمائندے کے نمبر پر رابطہ فرمائیں: 042-36880027-28, 0321-4649886

والسلام

خیر اندیش!
خادم دین اسلام منیر احمد یوسفی عفی عنہ
(بانی وسرپرست اعلیٰ)
نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب
انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

دُعاگو!
شیخ عقیل احمد یوسفی عفی عنہ
صدر:
نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب
شیخ فہد احمد یوسفی عفی عنہ
صدر:
انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

ہیڈ آفس: جامع مسجد نگینہ A-977 بلاک
B-III گجر پورہ چائنہ سکیم لاہور
0313-7860920,
042-36880027-28

الداعی الی الخیر: نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب و انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

خواتین اور بچوں کے لئے

(ادارہ)

سوال: اللہ تبارک وتعالیٰ کے بارے میں کیا عقیدہ رکھنا مومن ہونے کے لئے ضروری ہے؟

جواب: مومن ہونے کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا ضروری ہے کہ وہ **ایک ذات** ہے جیسا کہ سورۃ الاخلاص میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم کو فرمایا کہ **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ o** 1 ''(اے محبوب صلی اللہ علیک وسلم) آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرمائیں، وہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) ہے، وہ ایک ہے''۔

سوال: کیا اُس کا کوئی شریک ہے؟

جواب: نہیں! اُس کا کوئی شریک نہیں۔ وہ اپنی ذات اور صفات میں لاشریک ہے۔ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: **لَا شَرِيْكَ لَهٗ** 2 ''اُس کا کوئی شریک نہیں''۔

سوال: وہ کب سے ہے؟

جواب: وہ ہمیشہ سے ہے۔ اُس کی کوئی ابتدا نہیں۔

سوال: وہ کب تک ہوگا؟

جواب: اُس کی کوئی انتہا نہیں ہمیشہ رہے گا۔

سوال: کیا وہ سوتا ہے؟

جواب: نہیں! نہ سوتا ہے نہ ہی اُونگھتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے متعلق ارشادِ پاک فرماتا ہے: **لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط** 3 ''نہ اُسے اُونگھ آتی ہے اور نہ ہی نیند''۔

سوال: کیا وہ کسی کا محتاج ہے؟

جواب: جو کسی کا محتاج ہو وہ اللہ نہیں ہوسکتا۔ ہر کوئی اُس کا محتاج اور نیاز مند ہے۔ **اَللّٰهُ الصَّمَدُ o** ''اللہ (تبارک وتعالیٰ) بے نیاز ہے''۔ یعنی کسی کا نیاز مند نہیں، محتاج نہیں۔

سوال: کیا اللہ تبارک وتعالیٰ فانی ہے؟

جواب: اللہ تبارک وتعالیٰ فانی نہیں ہے۔ فانی مخلوق ہوتی ہے چونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ خالق اور اِلٰہ ہے خالق کو فنا نہیں ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمانِ مبارک ہے: **كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ o وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ o** 4 ''زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے اور باقی ہے تمہارے رَب (کریم) کی ذات جو عظمت اور بزرگی والا ہے''۔

سوال: کیا اللہ تبارک وتعالیٰ کے بیوی بچے ہیں؟

جواب: اللہ تبارک وتعالیٰ بیوی بچوں سے پاک ہے۔ وہ **لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ o** ہے مطلب یہ کہ ''نہ اُس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا''۔ **وَاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا o** 5 اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے ہمارے آقا ومولیٰ اور اپنے پیارے محبوب رسول (اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو فرمایا کہ اے محبوب (صلی اللہ علیک وسلم) پوری کائنات کے لوگوں کو سنا دیں۔ ''اور یہ کہ ہمارے رب (کریم تبارک وتعالیٰ) کی شان بہت بلند ہے۔ نہ اُس نے عورت اِختیار کی نہ بچہ''۔ اور ایک مقام پر اِرشادِ عظیم ہے: ....**اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ط** ... 6 ''اُس کے بچہ کہاں سے ہو؟ حالانکہ اُس کی عورت نہیں''۔

سوال: اللہ (تبارک وتعالیٰ) کا اِسمِ مبارک اللہ (تبارک وتعالیٰ) قرآنِ مجید میں کتنی بار آیا ہے؟

جواب: دو ہزار چھ سو ستانوے (2697) مرتبہ۔

سوال: کلمہ طیبہ **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** قرآنِ مجید میں کتنی مرتبہ آیا ہے؟

جواب: کلمہ طیبہ قرآنِ مجید میں اکٹھا کہیں نہیں آیا البتہ **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** ایک مقام پر اور **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** دوسرے مقام پر آیا ہے۔

سوال: یہ کون کون سی سورت میں ہیں؟ اور کتنی بار؟

جواب: **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** دو سورتوں میں آیا ہے (1) سورۃ الصافات کی آیت مبارکہ نمبر 35 اور سورۃ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ

1 الاخلاص:1۔ 2 الانعام:163۔ 3 البقرہ:255۔ 4 الرحمٰن:27-26۔ 5 الجن:3۔ 6 الانعام:101۔

وسلم) کی آیت مبارکہ نمبر 19 میں جبکہ **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ** سورۃ الفتح کی آیت مبارکہ نمبر 29 میں آیا ہے۔ **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** صرف ایک مرتبہ قرآنِ مجید میں آیا ہے۔

سوال: جب ہم اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد، تسبیح یا تکبیر کہتے ہیں تو کیا اللہ تبارک وتعالیٰ کی شان بڑھتی ہے؟

جواب: نہیں! اللہ تبارک وتعالیٰ کی شان ازل سے بہت بڑی ہے۔ ہمارے حمد، تسبیح یا تکبیر کہنے سے اُس کی شان نہیں بڑھتی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات وصفات بڑھنے اور گھٹنے سے پاک ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد، تسبیح اور تکبیر سے حمد وتسبیح پڑھنے اور تکبیر کہنے والے کی شان بڑھتی ہے اور درجات بلند ہوتے ہیں۔

سوال: کامل مومن کون ہوتا ہے؟

جواب: کامل مومن وہ ہوتا ہے جو اللہ عزوجل کے برابر کسی سے محبت نہیں کرتا۔ مطلب یہ کہ وہ ربِّ کائنات عزوجل کو اپنا معبود برحق اور الٰہ وحدہٗ لاشریک مانتے ہوئے ایسی محبت کسی سے نہیں کرتا جیسی اللہ عزوجل سے کرتا ہے۔ قرآنِ مجید میں ہے **وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْآ اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ** ط 7 ''اور ایمان والے اللہ (عزوجل) کی محبت میں بڑے مضبوط اور پختہ ہوتے ہیں''۔

سوال: مخلوق میں سب سے زیادہ محبت کس سے کرنی چاہیے؟

جواب: مخلوق میں سب سے زیادہ محبت محبوبِ کائنات امام الانبیاء حضرت سیّدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کرنی چاہیے۔ اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ محبت ہوگی تو پھر ہم ایماندار مومن کہلانے کے حق دار ہیں۔

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: **لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَ وَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ** 8 ''تم میں سے کوئی اُس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اُسے اُس کے ماں باپ، اولاد اور سب لوگوں سے پیارا نہ ہوجاؤں''۔

سوال: پیارا سے کیا مراد ہے؟

جواب: پیارا سے مراد طبعی دِلی محبوب ہے نہ کہ صرف عقلی۔ کیونکہ اولاد کو ماں باپ سے دِلی طبعی محبت ہوتی ہے یہ ہی محبت حضور سیّدنا نبی کریم اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ ہونی چاہیے بحمدہٖ تعالیٰ ہر مومن کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جان، مال اور اولاد سے زیادہ پیارے ہیں۔

سوال: ایمان اور گناہ کیا ہے؟

جواب: اِس سوال کا جواب حضرت ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث شریف میں ہے۔ آپ فرماتے ہیں، ایک شخص حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پاک خدمت میں حاضر ہوا اُس نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) **مَا الْاِیْمَانُ** ط ''ایمان کیا ہے؟'' تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: **اِذَا سَرَّتْکَ حَسَنَتُکَ وَسَآءَتْکَ سَیِّئَتُکَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ** 9 ''جب تمہیں تمہاری نیکی خوش کرے اور تمہاری برائی غمگین کرے تو تم کامل مومن ہو''۔ اُس شخص نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) گناہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: **اِذَا حَاکَ فِیْ نَفْسِکَ شَیْءٌ فَدَعْہُ** 10 ''جو چیز تمہارے دِل میں چبھے اُسے چھوڑ دو''۔

سوال: اِنسان کتنی قسم کے ہیں؟

جواب: اِنسان تین قسم کے ہیں: (1) غافل (2) عاقل اور (3) کامل۔

سوال: اِن میں کیسے فرق کیا جاسکتا ہے؟

جواب: اُن کے عمل اور گفتگو سے فرق کیا جاسکتا ہے۔ (1) **غافل شخص** وہ ہے جو گناہوں پر خوش ہو جیسے کافر، منافق اور

---

7 البقرۃ:165۔ 8 بخاری حدیث نمبر 14، مرقاۃ جلد 1 ص 138، نسائی حدیث نمبر 5013، ابن ماجہ حدیث نمبر 67، مسند احمد جلد 3 ص 207، دارمی جلد 2 ص 307، مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر 20321، مستدرک حاکم جلد 2 حدیث نمبر 486، مسلم حدیث نمبر 69-44، مشکوٰۃ حدیث نمبر 7۔ 9 مسند احمد جلد 5 ص 652-651، مشکوٰۃ حدیث نمبر 45۔ 10 مرقاۃ جلد 1 ص 199، المعجم الکبیر جلد 8 ص 138، مستدرک حاکم جلد 1 حدیث نمبر 14، جلد 2 حدیث نمبر 13، کنزالعمال حدیث نمبر 699، ابن حبان حدیث نمبر 103، مجمع الزوائد جلد 1 ص 86۔

فاسق و فاجر۔ (2) **عاقل** وہ ہے جو نیکی کو اچھا جانے اور گناہ کو اپنی عقل سے بُرا جانے مگر لاپرواہ ہو۔ (3) **کامل** وہ جس کے دل کا رنگ بدل گیا ہو۔ نیکی پر ایسا خوش ہو جیسے بادشاہت مل گئی۔ گناہ پر ایسا غمگین ہو جیسے سب مال و اولاد تباہ ہو گئے یہ درجہ بہت اعلیٰ ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ (یہ درجہ ہر کلمہ پڑھنے والے صاحبِ ایمان کو) نصیب فرمائے۔ 11 آمین!

سوال: اَفضل ایمان کیا ہے؟

جواب: حضور سیّدنا نبی کریم رءُوف ورحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: **اَنْ تُحِبَّ وَ تُبْغِضَ لِلّٰهِ وَتُعْمِلَ لِسَانَکَ فِیْ ذِکْرِاللّٰهِ** 12 ”اَفضل ایمان یہ ہے کہ تم اللہ (تبارک و تعالیٰ) کے لئے محبت کرو اور اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے لئے ہی عداوت کرو اور اپنی زبان کو اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے ذکر میں مشغول رکھو“ اور **اَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِکَ وَتَکْرَهُ لَهُمْ مَا تَکْرَهُ لِنَفْسِکَ** 13 ”(اَفضل ایمان) یہ ہے کہ لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے چاہتے ہو اور اُن کے لئے وہ ناپسند کرو جو اپنے لئے ناپسند کرتے ہو“۔

سوال: کیا بچہ پیدا ہوتے ہی مسلمان، یہودی، عیسائی، کافر، ہندو یا سکھ ہوتا ہے؟

جواب: ہر بچہ دینِ فطرت پر پیدا ہوتا ہے یعنی توحید و ایمان پر۔ ہوش سنبھالنے کے بعد جیسا اپنے ماں باپ کو دیکھتا ہے یا جیسے ماں باپ تعلیم دیتے ہیں، ویسا ہی بن جاتا ہے۔ ماں باپ بچے کے لئے اُستاد ہوتے ہیں۔ اُن کی صحبت بچے کی طبیعت کے لئے سانچہ ہے۔ حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، حضور سیّدنا رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: **مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ یُهَوِّدَانِهٖ اَوْ یُنَصِّرَانِهٖ اَوْ یُمَجِّسَانِهٖ کَمَا تُنْتَجُ الْبَهِیْمَةُ بَهِیْمَةً جَمْعَآءَ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِیْهَا مِنْ جَدْعَآءِ** 14 **ثُمَّ یَقُوْلُ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ** 15

”ہر بچہ دینِ فطرت پر ہی پیدا ہوتا ہے 16 پھر اُس کے ماں باپ اُسے یہودی، عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں جیسے جانور بے عیب بچہ جنتا ہے۔ کیا تم اُس کی ناک کان کٹا پاتے ہو؟ پھر فرماتے ہیں، اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی ڈالی ہوئی بنا ہے جس پر لوگوں کو پیدا فرمایا، اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی خلق میں تبدیلی نہ کرنا یہی سیدھا دین ہے“۔

اگرچہ انسان، ایمان اور عقیدۂ توحید پر پیدا ہوتا ہے مگر کافروں کے گھر پیدا ہونے کی وجہ سے بچہ کافر مانا جاتا ہے۔ اِس لئے اُس کے مرنے پر اُس کی نمازِ جنازہ ہے نہ اسلامی کفن دفن۔

سوال: وہ بچے جو کافروں کے گھر پیدا ہوتے ہیں اور بچے ہی مرجاتے ہیں کیا وہ جنت میں جائیں گے یا جہنم میں؟

جواب: کفار کے بچوں کے متعلق علمائے کرام کے مختلف اَقوال ہیں: (1) وہ جنتی ہیں کیونکہ فطرت پر پیدا ہوئے۔ (2) وہ جہنمی ہیں اپنے ماں باپ کے تابع ہو کر۔ (۳) وہ اَعراف میں رہیں گے کیونکہ اُن کے پاس شرعی ایمان یا کفر نہیں۔ (4) اُن میں توقف کرنا چاہیے کیونکہ دلائل مختلف ہیں۔ (5) وہ بڑے ہو کر جیسے ہوتے تو اُن پر وہی حکم جاری ہے اگر کافر ہوتے لہٰذا وہ جہنمی ہیں یا مومن ہوتے لہٰذا وہ جنتی ہیں بعض تو یہ بھی فرماتے ہیں کی جنتی

---

11 مرآۃ جلد 1 ص 67-66 حاشیہ نمبر 7۔ 12 الترغیب والترہیب جلد 4 ص 63، مسند احمد جلد 5 ص 647، مرقاۃ جلد 1 ص 606۔ 13 مسند احمد جلد 5 ص 647، مشکوٰۃ حدیث نمبر 48، مرقاۃ جلد 1 ص 606۔ 14، 15 بخاری حدیث نمبر 1358، مشکوٰۃ حدیث نمبر 90، مرقاۃ جلد 1 ص 621۔ 16 بچے سے مراد انسان کا بچہ ہے۔ ہر انسان کا بچہ ایمان پر پیدا ہوتا ہے۔ عالمِ اَرواح میں رب تعالیٰ نے تمام روحوں سے اپنی ربوبیت کا اقرار کرایا سب نے بلیٰ کہہ کر اقرار کیا اس اقرار پر قائم رہتے ہوئے دُنیا میں آیا یہ اقرار و ایمان سب کا فطری اور پیدائشی دین ہے۔ قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْۢ بَنِیْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰی ۚ شَهِدْنَا ۚ اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّا کُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِیْنَ o (الاعراف: 172) اور (اے محبوب صلی اللہ علیک وسلم یاد فرمائیں) جب آپ (ﷺ) رب نے اَولادِ آدم (علیہ السلام) کی پشت سے اُن کی نسل نکالی اور انہیں خود اُن پر گواہ فرمایا، کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب بولے کیوں نہیں! ہم گواہ ہوئے کہ کہیں قیامت کے دن کہو کہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی۔

تو ہیں مگر مومن جنتیوں کے خدام۔

سوال: سب سے پہلے جو عظیم نبی علیہ السلام دُنیا میں بھیجے گئے اُن کا نام مبارک کیا ہے؟

جواب: اُن کا نام پاک حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام ہے۔

سوال: اُن کے ابو جان اور اَمّی جان کا نام کیا ہے؟

جواب: اُن کے ابو جان اور اَمّی جان نہیں تھے۔ اُنہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے بغیر ماں باپ کے بنایا۔

سوال: کیا کوئی اِنسان بغیر ماں باپ کے بن سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں! قادرِ مطلق اللہ تبارک وتعالیٰ جو ساری دُنیا کو بنانے والا ہے۔ اُس نے زمین' آسمان' چاند' سورج' ستارے بغیر ماں باپ کے بنائے ہیں اُسی نے اپنی قدرت سے حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام کو بھی بغیر ماں باپ کے بنایا ہے۔

سوال: کسی اور کو بھی اللہ تبارک وتعالیٰ نے بغیر ماں باپ کے بنایا ہے؟

جواب: اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت سیّدہ اَماں حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی بغیر ماں باپ کے بنایا ہے۔

سوال: کوئی اَیسی مخلوق ہے جس کو اللہ جلّ جلالہٗ نے اپنی قدرت سے بغیر باپ کے پیدا فرمایا ہے؟

جواب: جی ہاں! حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کو۔

سوال: کوئی اور اَیسی مخلوق بھی ہے جس کو بغیر ماں کے بنایا گیا ہے؟ نیز بغیر ماں باپ کے۔

جواب: (1) شیطان' (2) حضرت سیّدنا صالح علیہ السلام کی اُونٹنی' (3) وہ مینڈھا جو جنت سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے بھیجا گیا' (4) ملائکہ حوریں اور غلمان۔

سوال: سب سے آخری بڑی شان اور عظمت والے نبی علیہ السلام جو دُنیا میں بھیجے گئے اُن کا نام مبارک کیا ہے؟

جواب: اُن کا نام مبارک ہے حضرت سیّدنا **محمد** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ وہ ہمارے عظیم بے مثال پیارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔

سوال: اُن کا یہ نام مبارک حضرت سیّدنا **محمد** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس نے رکھا تھا؟

جواب: اُن کا یہ نام مبارک اُن کے دادا جان حضرت سیّدنا عبدالمطلب نے رکھا تھا۔

سوال: آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دادا جان نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ نام مبارک کیوں رکھا تھا؟

جواب: آپ کے دادا جان نے اپنے نورانی عظمت والے پوتے مبارک کا نام حضرت سیّدنا **محمد** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِس لئے رکھا تاکہ لوگ اُن کی تعریفیں کریں۔ یہی جواب حضرت سیّدنا عبدالمطلب نے مکہ مکرمہ کے سرداروں کو دیا تھا جب اُنہوں نے پوچھا تھا کہ آپ نے اِن کا نام حضرت سیّدنا **محمد** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیوں رکھا ہے؟

سوال: سُنا ہے اِس نام مبارک کی بشارت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی خواب میں ہوئی تھی۔

جواب: جی ہاں! یہ بھی دُرست بات ہے۔

سوال: یہ بات کہاں لکھی ہے؟

جواب: یہ بات غیر مقلدین (اہل حدیث) کے عالم نواب صدیق حسن بھوپالی صاحب نے اپنی کتاب الشمامۃ العنبر ص 9 پر لکھی ہے۔ (چھاپہ فاران اکیڈمی اردو بازار لاہور)

سوال: آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عظیم الشان والدِ گرامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام پاک کیا ہے؟

جواب: آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عظیم الشان اور بے مثال والدِ گرامی کا نام پاک ہے حضرت سیّدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

سوال: آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظیم الشان والدہ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام پاک کیا ہے؟

جواب: آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظیم الشان والدہ محترمہ کا نام پاک ہے حضرت سیّدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

سوال: آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نبوت کا اظہار کس عمر مبارک میں کیا تھا؟

جواب: آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی نبوت کا اظہار چالیس (40) سال کی عمر شریف میں فرمایا تھا۔

سوال: کیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد کوئی اور نبی پیدا ہوگا؟

جواب: ہرگز کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوگا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود فرمایا: **لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ** ''میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوگا''۔

سوال: کیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بات کی اُمت کو وضاحت فرمائی تھی؟

جواب: ہاں! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو دوسرے خلیفہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوتے یا چوتھے حضرت سیّدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوتے اور اگر میرا بیٹا ابراہیم علیہ السلام زندہ ہوتے تو وہ نبی ہوتے۔

سوال: اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرے کہ میں نبی ہوں تو دینِ اسلام اُس کے متعلق کیا کہتا ہے؟

جواب: اگر کوئی شخص اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ کافر، مرتد، بے ایمان ہے۔

سوال: اگر کوئی شخص اَیسے کافر، مرتد، بے ایمان آدمی سے پوچھے تیرے نبی ہونے کی دلیل کیا ہے، اُس کے بارے میں دینِ اسلام کیا کہتا ہے؟

جواب: دلیل مانگنے والا بھی کافر، مرتد اور بے ایمان ہے۔

سوال: کیا کوئی آدمی اچھے اعمال کر کے، نمازیں پڑھ کر روزے رکھ کر، حج کر کے، تہجد پڑھ کر اور نوافل پڑھ پڑھ کر نبی بن سکتا ہے؟

جواب: اَیسے کام کرنے والا ولی اللہ تو بن سکتا ہے لیکن نبی ہرگز نہیں بن سکتا۔ کیونکہ کسی کو نبی خود اللہ تبارک وتعالیٰ بناتا تھا اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمارے پیارے نبی، نبیوں کے سردار حضرت سیّدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آنے کے بعد ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نبوت کا سلسلہ بند فرما دیا گیا ہے۔

سوال: ایمان والے اِس سلسلہ میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق کیا کہتے ہیں؟

جواب: آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النّبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہتے ہیں اور یہ بھی یاد رکھیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تبارک تعالیٰ نے جو کتاب عظیم، قرآنِ مجید عطا فرمایا ہے، وہ کتاب بھی آخری کتاب ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمت بھی آخری اُمت ہے۔

سوال: اگر کوئی شخص اعلان کرے کہ میں نبی ہوں تو مسلمان حکومتوں یا حکمرانوں کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اُس شخص کو فوراً گرفتار کر کے پھانسی پر لٹکا دینا چاہیے اور اُس کی لاش سولی پر لٹکتی رہنے دینی چاہیے تاکہ چیلیں اور گدھے اور کوے اُس کا گوشت نوچ نوچ کر کھائیں اور دوسروں کے لئے عبرت کا نشان بن جائے تاکہ کوئی اَیسا دعویٰ نہ کر سکے۔

علامہ ابن حیان اُندلسی علیہ الرحمہ تفسیر بحرالمحیط میں لکھتے ہیں کہ ہمارے زمانے میں ایک شخص نے شہر مالکہ میں نبوت کا دعویٰ کیا تو اندلس کے بادشاہ سلطان بن الاحمر نے اُس کو غرناطہ کے شہر میں قتل کر دیا اور اُس کی لاش سولی پر چڑھا دی اور وہ اسی حالت میں لٹکا رہا یہاں تک کہ اُس کا گوشت گل کر گر پڑا۔

سوال: اگر کسی شخص نے پاکستان بننے سے پہلے انگریزوں کے دورِ حکومت میں نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہو اور اُس حکومت نے اُس شخص کی حفاظت کی ہو اور لوگ اُس کو نبی بھی مانتے ہوں تو مسلمانوں کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: اِسلام، قرآنِ مجید اور حضور سیّدنا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاداتِ مقدسہ کے مطابق وہ شخص اور اُس کے ماننے والے بھی مرتد ہیں۔ وہ مسلمان نہیں ہیں۔

سوال: اَیسے لوگ محلوں اور شہروں، دیہاتوں اور بستیوں میں رہتے ہیں اور اگر اُن میں سے کوئی مرجائے تو کیا اُس کا جنازہ

پڑھنا جائز ہے؟

جواب: اُس کا جنازہ پڑھنا حرام ہے اور اگر کوئی مسلمان اُسے مسلمان سمجھ کر نماز جنازہ پڑھے گا تو وہ کافر بھی ہو جائے گا اور اُس کا نکاح بھی ٹوٹ جائے گا۔

سوال: وہ اسلام کا باغی اور ختم نبوت کا منکر شخص کہاں رہتا تھا جس نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا تھا؟

جواب: وہ ہندوستان کے شہر قادیان میں رہتا تھا۔

سوال: اُس کا نام کیا تھا؟

جواب: اُس کا نام غلام احمد قادیانی تھا۔

سوال: اُس کے ماننے والوں کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: اُس کے ماننے والوں کو مرزائی اور قادیانی کہتے ہیں۔

سوال: کیا وہ زندہ ہے؟

جواب: نہیں وہ مر چکا ہے۔

سوال: وہ کہاں مرا تھا؟

جواب: وہ لاہور میں مرا تھا۔

سوال: کس جگہ مرا تھا؟

جواب: وہ لاہور میں برانڈتھ روڈ میں لیٹرین بیت الخلاء یعنی غسل خانہ میں مرا تھا اور اُس کے منہ سے مرتے وقت پاخانہ نکل رہا تھا۔

سوال: اُس جھوٹے نبی کو اُس کے ماننے والے لوگوں نے کہاں دفنایا ہے؟

جواب: اُسے ہندوستان کے شہر قادیان میں دفنایا ہے۔

سوال: کیا لوگ اپنے بچوں اور بچیوں کی شادیاں اس جھوٹے نبی کے ماننے والوں سے کر سکتے ہیں؟

جواب: نہیں۔

سوال: کیوں؟

جواب: کافر، مرتد، بے ایمان مرزائی، قادیانی، ہندو، سکھ، یہودی، عیسائی اور مشرک کے ساتھ نکاح حرام ہے اگر کوئی نکاح کرے گا تو نکاح ہوگا ہی نہیں اور اگر کوئی مسلمان نکاح کرے گا تو اُس کی ساری اولاد حرامی پیدا ہوگی بلکہ اس پر بس نہیں جو شخص ایسا کرنے کو جائز سمجھتا ہوگا وہ شخص کافر اور مرتد ہو جائے گا۔

سوال: کیا کوئی نقلی صدر، وزیر اعظم، گورنر، وزیر اعلیٰ، جنرل یا ڈاکٹر بن سکتا ہے؟

جواب: ہرگز نہیں۔

سوال: اگر کوئی نقلی صدر، وزیر اعظم، گورنر، وزیر اعلیٰ، جنرل یا ڈاکٹر ہونے کا اعلان کرے تو پھر کیا کیا جاتا ہے؟

جواب: حکومت ایسا کرنے والے کو فوراً گرفتار کر لیتی ہے۔

سوال: غلام احمد قادیانی نے نقلی اور جعلی نبی ہونے کا دعویٰ کیا تھا اُس کو گرفتار کیوں نہیں کیا گیا تھا؟

جواب: اِس کی وجہ یہ ہے کہ اُس وقت کی کافر حکومت نے خود اُس کو اِس کام کے لئے مقرر کیا تھا کہ وہ دعویٰ نبوت کرے انگریز حکومت نے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لئے اُس کو نبی بنایا تھا اور انگریزوں کے دورِ حکومت میں ہی وہ مر گیا اس لئے اُسے گرفتار نہ کیا جا سکا۔

عوام الناس کے لیے خوشخبری

زیر نگرانی
ماہر امراض

کارڈیالوجسٹ
ڈاکٹر قمر اقبال
ایم بی بی ایس، ایف سی پی ایس
سابق کارڈیالوجسٹ پنجاب انسٹی ٹیوٹ
آف کارڈیالوجی لاہور، گیسٹرو انٹرالوجسٹ
جناح ہسپتال لاہور

دِل | معدہ
جگر | کالا یرقان
شوگر | بلڈ پریشر

دِل کا معائنہ
بذریعہ
ایکو کارڈیوگرافی

ہیپاٹائٹس کے علاج کے لئے
اب انجکشن ضروری نہیں
ہیپاٹائٹس کا مکمل علاج
بذریعہ ادویات

بمقام نگینہ میڈیکل کمپلیکس
ہر ہفتہ کو صبح 11 بجے تا دوپہر 4 بجے
بلاک C-1 گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور

الداعی الی الخیر: نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب۔ 0344-4048537

WWW.SEEDHARASTAH.COM

Unic # 0095002
نگینہ انٹرنیشنل ٹوور اینڈ ٹریول
پرائیوٹ لمیٹڈ
Govt. Lic # Lhr/5661
NAGINA
A Name you can trust.
حج وعمرہ
دنیا کے کسی ملک میں بھی جانا چاہیں
بارعایت ٹکٹ ہم سے بنوائیں
مفتی حافظ خلیل احمد یوسفی
اکانومی اور سٹار پیکج موجود ہیں
رابطہ
جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق
C-1/480 گجر پورہ چائنہ سکیم لاہور۔
Email:naginaitravel@gmail.com
www.naginainternationaltravel.com
Cell:0322-4730747 Ph: 042-37330060

کُفّار کو دعوت اِسلام کا قرآنی فلسفہ

ازقلم: مفتی علامہ حافظ صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی

ابتدائیہ:

اللہ تبارک وتعالیٰ خالق کائنات ہے جس نے سب کچھ تخلیق فرمایا۔ جیسے چاند سورج ستارے عرش وکرسی لوح وقلم، حور وغلمان، و جنت دوزخ اور اَن گنت مخلوقات پیدا کی۔ اسی رب کائنات جلّ جَلالہ نے اپنی قدرت کا عظیم شاہکار انسان کو بنایا اور اُسے اشرف المخلوقات ہونے کا تاج پہنایا بعض انسانوں نے تخلیق ہونے کے بعد نہ صرف حد سے تجاوز کیا بلکہ اُسی رب جلّ جلالہ کا شریک بھی بنا لیا اور سب گناہوں سے بڑے گناہ کا اِرتکاب کر لیا۔ رحیم وکریم رب ذوالجلال والاکرام نے اُس پر فضل فرمایا کہ اُس کی ہدایت کے لئے کم وبیش 124000 انبیاء کرام علیہم السلام کو بھیجا۔

حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام سب سے پہلے عظیم انسان نبی علیہ السلام ہیں جن کو اس دُنیا میں اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم نے مبعوث فرمایا اور اِن کی دُنیا میں موجودگی تک ان کی جتنی اَولاد تھی، سب ہدایت پر رہی سوائے قابیل کے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی بندگی کرتی رہی۔ حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام کے وصال کے بعد اکثر لوگ شیطان کے پیچھے لگ گئے اور گمراہ ہو گئے اور ایک وقت اَیسا آیا کہ چند نفوسِ قدسیہ کے علاوہ سب گمراہ ہو گئے۔ اِن گمراہ لوگوں کو ہدایت کا راستہ دکھانے کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اَنبیاء کرام علیہم السلام کو بھیجا۔ اُن کا مقصد بعثت **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** کی دعوت اور اپنی نبوتوں کی سچائی اور صراط مستقیم کی طرف بلانا تھا تا کہ مشرکین وکفار جہنم کی آگ میں جلنے کی بجائے جنت کے انعام واکرام کا حق دار بنیں اور کفار نے دعوت وتبلیغ کے دوران چالیس ہزار کے قریب انبیاء کرام علیہم السلام کو شہید کر دیا گیا مقام اور مرتبہ بلند کیا۔

اِسی سلسلہ انبیاء کرام علیہم السلام کے آخر میں ہمارے عظیم پیارے نبی رحمت رحمۃ للعالمین حضرت سیّدنا محمد مصطفٰے ﷺ تشریف لائے۔

دعوت اِلی للہ کے تین اصول:

(۱)**دعوت بالحكمة** اہلِ علم واہلِ فہم کے واسطے

(۲)**دعوت بالموعظة** عوام الناس کے لئے

(۳)**دعوت بالمجادلة** جن کے دل شکوک وشبہات والے ہوں یا بغض وکینہ اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے ماننے سے انکاری ہوں۔

دعوۃ کے لفظی معنی ہیں بلانا۔ اَنبیاء کرام علیہم السلام کا پہلا فرض منصبی ہوتا ہے لوگوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف بلانا اور پھر تمام تعلیمات نبوّت ورسالت اِسی دعوت کی تشریحات ہیں اور ہمارے پیارے آقا کریم ﷺ کی صفت عظیم ہے **وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ○** (2) ''اور وہ اللہ (عزوجل) کی طرف اللہ (عزوجل) کے حکم سے بلاتے ہیں اور وہ چمکا دینے والے آفتاب ہیں''۔ دعوت الی اللہ اَنبیاء کرام علیہم السّلام کا منصب تھا اور اُن کے بعد اُن کے وہ اصحاب جو قربِ خاص والے تھے انہوں نے یہ ذمہ داری بہت خوبصورت انداز میں مکمل کی۔

حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام اور سیّدنا ہارون علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرعون کے پاس بھیجا تو اِرشاد فرمایا: **فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ○** (3) ''اُس سے نرم بات کہنا اس اُمید پر کے وہ دھیان کرے اور ڈر جائے۔'' فرعون جیسا سرکش آدمی جس کی موت بھی علم الٰہی میں کفر پر ہونے والی تھی اُس کی طرف بھی جب دعوت توحید ورسالت کے لئے بھیجا تو نرم گفتاری کا پیکر بنا کر بھیجا۔ آج ہم جن لوگوں کو دعوت دیتے ہیں وہ نہ تو فرعون ہیں اور نہ ہی اُس کی طرح کے سرکش جب فرعون کو دعوت دیتے وقت نہ تو سخت کلامی کی گئی نہ فقرے کسے گئے تو آج بھی تبلیغ کے لئے اَیسے ہی نرم لہجے ضروری ہیں۔ رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی دعوت وتبلیغ اور وعظ ونصیحت میں اس کا بہت لحاظ رکھا گیا ہے کہ تبلیغ مخاطب پر بوجھ نہ ہو اور نہ ہی مخاطب کی

(1) القرآن ، آل عمران 157:3 ۔ (2) القرآن ،الاحزاب 46:33۔ (3) القرآن ،(طٰہٰ 44:20۔

رسوائی ہو۔ اسی وجہ سے جب کسی کو برائی میں مبتلا دیکھتے تو اُس کو براہ راست خطاب کرنے کی بجائے مجمع عام کو خطاب فرماتے اور ارشاد فرماتے۔ **مَا بَالُ اَقْوَامٍ یَفْعَلُوْنَ** لوگوں کا کیا حال ہے کہ فلاں کام میں مبتلا ہوتے ہیں۔

دعوت کے معنی دوسرے کو اپنے پاس بلانا بھی ہے اور یہ بلانا اُسی وقت ہوسکتا ہے، جب مبلّغ اور سامعین میں کوئی قدر مشترک ہو۔ جس میں برادرانہ رشتہ جتلا کر اِسلامی کام بیان کیا جائے۔ اَنبیاءِ کرام علیہم السّلام **یَا قَوْمِ** فرما کر دعوت دیتے تھے۔

خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے ہِرقل بادشاہ کو دعوت دینے کے لئے اُس کے نام جو خط لکھا' ایک تو اُسے عظیم الروم کے لقب سے خطاب کیا گیا جو اُس کے ملک میں اُس کا اِعزاز تھا' اپنا عظیم نہیں فرمایا۔ پھر اس کے بعد ایمان کی دعوت اس عنوان سے دی.... **یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ ۢ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا....** 4 ''اے اہلِ کتاب! ایسے کلمہ کی طرف آ ؤ جو ہم میں اور تم میں یکساں ہے' یہ کہ عبادت نہ کریں مگر اللہ (ﷻ) کی اور اُس کا کسی کو شریک نہ کریں''۔

جو لوگ دعوت وتبلیغ اور اِصلاحِ اَحوال کے فریضہ کی طرف توجہ دیتے بھی ہیں تو اُن میں سے اَکثر قرآنی تعلیمات اور دعوتِ پیغمبرانہ کے اُصول وآداب سے نا آشنا ہیں' بے سوچے سمجھے جس کو جس وقت جو چاہا کہہ ڈالا اور یہ سمجھ بیٹھے کہ ہم نے اَپنا فرض اَدا کر دیا ہے۔ حالانکہ یہ طرزِ عمل سُنّتِ انبیاء کرام علیہم السّلام کے خلاف ہونے کی وجہ سے لوگوں کو دین اور اَحکامِ دین پر عمل کرنے سے اور زیادہ دُور کر دیتا ہے۔ اللہ ﷻ نے کلمہ طیبہ **لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** پڑھنے والوں کو فرمایا:۔ **کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ...** 6 ''تم بہترین اُمت ہو''۔ تمہاری ذمہ داری ہے کہ **...یَدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ...** 7 ''جو بھلائی کی دعوت دیتے ہو''۔ مطلب یہ ہے کہ تم بہتر اُمّت ہو' جو اَچھے عقائد اور اَعمال کی دعوت وتبلیغ کرتے ہو۔ **اَلْخَیْر** سے مراد اتباع قرآنِ مجید وسُنّتِ مبارکہ ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ مَجدہٗ الکریم نے اُمّت کو تین چیزوں کا مکلّف فرمایا ہے۔ (1) بھلائی کی دعوت دینا' (2) اَچھی باتوں کا حکم دینا اور (3) بُری باتوں سے حتّی الامکان روکنا۔ اِن تین کاموں پر یعنی ان تین کاموں کے کرنے والے لوگوں کو دونوں جہانوں کی کامیابی کا وعدہ دیا گیا ہے۔

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی بھلائی کا حکم نہ دے اور بُرائی سے نہ روکے وہ اُوندھا لٹکا یا جائے گا۔ امام المرسلین حضور سیّدنا نبی اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کی مثال ایک بحری جہاز کے سواروں کی طرح ہے اگر ایک شخص بحری جہاز کا تختہ توڑ دے اور دوسرے اُس کا ہاتھ نہ پکڑیں تو سب ہی ڈوب جائیں گے۔ 8

مسلمانوں کو تبلیغ سے روکنے کے لئے قریش کا گٹھ جوڑ:

اِسلام کے اَثر ورسوخ کو بڑھتا ہوا دیکھ کر قریش نے یہ تجویز کیا کہ حضرت سیّدنا محمد ﷺ کے اَصحاب رضی اللہ عنہم کے پیچھے ایک ایک ایسا آدمی لگا دو جو اُس کو گرفت میں لے۔ اُنہوں نے خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جو بڑے مالدار تھے۔ عمدہ نسب کے تھے' نرم مزاج تھے' تاجر تھے۔ لوگوں سے اِن کا بہت میل جول تھا اور اُن کی خوش اَخلاقی بہت مشہور تھی۔ لوگ اُن کے پاس آتے تھے اور متعدد معاملات میں اُن سے اُلفت رکھتے تھے کیونکہ وہ اُن کے حُسنِ معاملہ کو جانتے تھے۔ خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ لوگوں کو اِسلام کی دعوت دیتے۔ قریش نے اُن کے پیچھے طلحہ بن عبید اللہ کو لگا دیا۔ وہ قوم کے لوگوں کو لے کر خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے۔ خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا آپ مجھے کس

(4) القرآن، آل عمران 3:64۔ (5) القرآن، التحریم 66:6۔ (6) القرآن، آل عمران 3:110۔ (7) القرآن، آل عمران 3:110۔ (8) جامع ترمذی: محمد بن عیسیٰ: ابواب الفتن کتاب باب جاء فی تخییر المنکر بالید او باللسان او بالقلب

چیز کی دعوت دیتے ہو۔ طلحہ نے کہا' لات وعزّیٰ کی عبادت کی۔ خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ لات کیا ہے؟ طلحہ نے کہا' یہ ہمارا اِلٰـــہ ہے۔ خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ عزّیٰ کیا ہے؟ تو طلحہ نے کہا یہ ہمارے اِلٰـہ کی بیٹی ہے۔ اس پر خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی ماں کون ہے؟ اس پر طلحہ چپ ہوگئے اور جواب نہ دے سکے۔ اس کے بعد طلحہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا اس شخص کو جواب دو؟ وہ سب چپ رہے۔ خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اَولاد ماں باپ کی جنس سے ہوتی ہے۔ جنس سے جنس کی ماں ہوتی ہے۔ اللہ جل جلالہ اولاد اور بیوی کے ہونے سے پاک ہے۔ وہ آسمانوں کا اور ہم سب کا خالق ہے۔ اُس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ میں تمہیں اِلٰـــہِ وحدہٗ لاشریک کی طرف دعوت دیتا ہوں اور حضرت سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے اِقرار کا پیغام دیتا ہوں۔ طلحہ نے کہا' اَے ابوبکر! اُٹھیے میں اقرار کرتا ہوں۔ **اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُـهٗ** خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بڑے میٹھے' نرم اور حکمت بھرے انداز میں گفتگو اور تبلیغ فرمائی۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ طلحہ نے کلمہ پڑھ لیا اور حضرت سیّدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کلمہ پڑھنے کی برکت سے نورِ ایمان سے منوّر ہوگئے اور پھر یہی حضرت سیّدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ اُن دس (عشرہ مبشرہ) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں شمار ہوگئے جنہیں خاتم الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی زندگی میں ہی جنت کی بشارت عطا فرمائی۔

حضرت سیّدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں نے قائد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) ''اللہ (جل جلالہ) کے نزدیک کون سا شہید افضل ہے؟ فرمایا: **رَجُلٌ قَامَ اِلٰی وَالٍ جَائِرٍ فَاَمَرَهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَتَلَهٗ فَاِنْ لَّمْ يَقْتُلْهُ فَاِنَّ الْقَلَمَ لَايَجْرِیْ عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاِنْ عَاشَ مَاعَاشَ** 9 ''وہ آدمی جو کسی ظالم حاکم کے پاس جائے، اُسے نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے روکے' ایسا کرنے پر وہ (ظالم حکمران) اُسے قتل کردے تو اس کے بعد اُس پر (نیکی بدی لکھنے کی قلم) نہیں چلے گی اور وہ زندہ رہا تو (گنہگار) زندہ نہ رہا''۔

اَیسے ہی حضرت سیّدنا خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' امام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ اُمَّتِیْ رَجُلٌ قَامَ اِلٰی اِمَامٍ جَائِرٍ فَاَمَرَهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَتَلَهٗ عَلٰی ذٰلِكَ فَذٰلِكَ الشَّهِيْدُ مَنْزِلَتُهٗ فِی الْجَنَّةِ بَيْنَ حَمْزَةٍ وَّجَعْفَر** 10 ''میری اُمت کا اَفضل ترین شہید وہ آدمی ہے جو کسی ظالم حاکم کے پاس جائے، اُسے نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے روکے اِس پر وہ اُسے قتل کردے۔ اِس شہید کا درجہ جنت میں، حضرت حمزہ اور حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان ہوگا''۔

حضرت سیّدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' خلیفۃ الرسول بلافصل حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے امام المرسلین حضور سیّدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کیا کفار ومشرکین سے جنگ کے بغیر بھی جہاد ہے؟ تو رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **نَعَمْ يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰی مُجَاهِدِيْنَ فِی الْاَرْضِ اَفْضَلُ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَحْيَاءٌ مَرْزُوْقِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ يُبَاهِی اللّٰهُ بِهِمْ مَلٰٓئِكَةَ السَّمَآءِ وَتُزَيَّنُ لَهُمُ الْجَنَّةُ' فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ** رضی اللہ عنہ **يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ هُمْ قَالَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْمُحِبُّوْنَ فِی اللّٰهِ وَالْمُبْغِضُوْنَ فِی اللّٰهِ** ''ہاں! اے ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنک)! اللہ (جل جلالہ) کے

(9) مسند الشامیین: سلیمان بن احمد بن مسند مکحول الشامی باب مکحول عن قبیعة بن ذؤیب۔ (10) احیاء علوم الدین: محمد بن غزالی ابوحامد کتاب الطاعة والمعصیة من حدیث الحسن مرسلاً۔

ایسے مجاہدین بھی زمین پر ہیں جو کہ اُن شہداء سے افضل ہیں جو زندہ ہیں' اُنہیں روزی ملتی ہے، یہ زمین پر چل رہے ہیں۔ اللہ (عزوجل) اُن کے ساتھ آسمان کے فرشتوں کے سامنے فخر فرماتا ہے' اُن کے لئے جنت سجائی جاتی ہے۔ خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق ؓ نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) وہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نیکی کا حکم کرنے والے' بُرائی سے روکنے والے' اللہ جل جلالہ کی خوشنودی کے لئے محبت کرنے والے اور اللہ عزوجل کی خاطر دشمنی رکھنے والے''۔

حضرت سیّدنا ابوسعید خُدری ؓ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **اِیَّا کُمْ وَالْجُلُوْسَ فِی الطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَالَنَا مِنْ مَّجَالِسِنَابُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِیْھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ** ﷺ **فَاِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّهٗ قَالُوْا وَمَاحَقُّ الطَّرِیْقِ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ** (صلی اللہ علیک وسلم) **قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَکَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ** 11 ''راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔ (صحابہ کرام ؓ نے) عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) (بعض اوقات وہاں) ہمارے لئے بیٹھنا ضروری ہوتا ہے جس میں ہم باہم گفتگو کرتے ہیں۔ سیّد الثقلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہارا بیٹھنا ضروری ہے تو راستے کو اُس کا حق دو۔ عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) راستے کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نگاہ نیچی رکھنا' ایذارسانی سے باز رہنا' سلام کا جواب دینا' نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا''۔

حضرت سیّدہ دُرّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں' کسی نے امام المرسلین حضور سیّدنا نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ بہترین بندہ کون ہے؟'' تو نبی الحرمین حضور سیّدنا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **خَیْرُ النَّاسِ اَقْرَاُھُمْ وَاَتْقَاھُمْ لِلّٰہِ وَاٰمُرُھُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَنْھَاھُمْ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاَوْصَلُھُمْ لِلرَّحْمِ** 12 ''جو سب سے زیادہ قاری قرآنِ مجید ہو' سب سے زیادہ پرہیز گار ہو' اللہ جل جلالہ سے ڈرنے والا اور اچھی باتیں بتانے والا' بُرائیوں سے روکنے والا اور صلہ رحمی کرنے والا''۔

حضرت سیّدنا حسن بصری ؓ فرماتے ہیں کہ'' جو اچھی باتوں کا حکم دے' بُرائیوں سے روکے' وہ اللہ (تبارک وتعالیٰ علیم وخبیر) کا بھی خلیفہ ہے' اُس کے سیّد الثقلین حضور سیّدنا رسول ﷺ کا بھی اور اُس کی کتاب (قرآنِ مجید) کا بھی''۔ 13

حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام نے اللہ (عزوجل) کی بارگاہِ اقدس میں عرض کیا! **یَا رَبِّ مَاجَزَاءُ مَنْ دَعَا اَخَاهُ وَاَمَرَهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَاهُ عَنِ الْمُنْکَرِ، قَالَ اَکْتُبُ لَهٗ بِکُلِّ کَلِمَةٍ عِبَادَةَ سَنَةٍ وَاَسْتَحْیِیْ اَنْ اُعَذِّبَهٗ بِنَارِیْ** 14

''اے ربّ العالمین! جو اپنے بھائی کو دعوتِ (خیر) دے' اُسے نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے روکے اُس کی جزا کیا ہے؟ (اللہ عزوجل) نے فرمایا: ''میں اُس کی ہر بات پر ایک سال کی عبادت لکھتا ہوں اور اُسے جہنم کی آگ سے سزا دینے میں مجھے حیا آتی ہے''۔

حضرت سیّدنا ابوسعید خُدری ؓ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' شمس العارفین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَاسْتَطَاعَ اَنْ یُّغَیِّرَهٗ بِیَدِهٖ فَلْیُغَیِّرْهُ بِیَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ بِلِسَانِهٖ، فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ** 15 ''جو کوئی تم میں سے خِلافِ شرع کام دیکھے اور اپنے ہاتھ سے منع کرنے اور باز رکھنے کی طاقت رکھتا ہو تو ہاتھ سے منع کرے، اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو زبان ہی سے منع کرے اور جو اس کی بھی قدرت نہ رکھتا

(11) الجامع صحیح: محمد بن اسماعیل کتاب الاستئذان باب بدء السلام۔ (12) تفسیر ابن کثیر: ابوالفداء اسماعیل بن محمد سورۃ نساء آیت نمبر 110۔ (13) تفسیر ابن کثیر: ابوالفداء اسماعیل بن محمد سورۃ نساء آیت نمبر 115۔ (14) الصحیح مسلم: ابوالحسن مسلم بن الحجاج القشیری کتاب اللباس و الزینۃ باب کراھۃ القزع۔ (15) الجامع ترمذی محمد بن عیسیٰ ترمذی کتاب الفتن باب ماجاء فی تغییر المنکر بالید اَوْ باللسان او بالقلب۔

ہو وہ دل ہی میں بُرا جانے اور یہ ایمان کا ضعیف ترین درجہ ہے''۔

حضرت سیّدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں نے ختم المرسلین حضور سیّدنا نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: **مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ فِيْ قَوْمٍ يَعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُغَيِّرُوْنَ عَلَيْهِ فَلَا يُغَيِّرُوْا اِلَّا اَصَابَهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَمُوْتُوْا** 16 ''جو شخص کسی قوم میں بُرے کام کرتا ہو اور قوم والے باوجود قدرت کے اُس کو اور اُس کے کام کو نہ روکیں (نہ بدلیں، نہ منع کریں) تو اللہ (عزوجل) اُن پر اپنا عذاب اُن کی موت سے پہلے نازل فرماتا ہے''۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **اِنَّ اَوَّلَ مَا دَخَلَ النَّقْصُ عَلٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ كَانَ الرَّجُلُ يَلْقَى الرَّجُلَ فَيَقُوْلُ يَا هٰذَا اتَّقِ اللّٰهَ وَدَعْ مَا تَصْنَعُ فَاِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَكَ ثُمَّ يَلْقَاهُ مِنَ الْغَدِ فَلَا يَمْنَعُهُ ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ اَكِيْلَهُ وَشَرِيْبَهُ وَقَعِيْدَهُ فَلَمَّا فَعَلُوْا ذٰلِكَ ضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ ثُمَّ لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ اِلٰى قَوْلِهٖ فَاسِقُوْنَ ثُمَّ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَاْخُذُنَّ عَلٰى يَدَيِ الظَّالِمِ وَلَتَاْطُرُنَّهٗ عَلَى الْحَقِّ اَطْرًا وَّلَتَقْصُرُنَّهٗ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا** 17 ''بنی اسرائیل میں پہلی خرابی جو پیدا ہوئی وہ یہ تھی کہ ایک شخص دوسرے شخص سے ملتا اور اُس سے کہتا' اللہ (عزوجل) سے ڈر اور اپنی حرکات سے باز آ کیونکہ یہ حرکات جائز نہیں ہیں۔ پھر دوسرے دن جب اُس سے ملتا تو اُن باتوں سے منع نہ کرتا اس لئے کہ اُس کے کھانے پینے میں شریک ہو جاتا (یعنی ملتا تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ذمہ داری ادا نہ کرتا) پھر جب ایسا کیا تو اللہ (عزوجل) نے بعضوں کے دِلوں کو بعضوں کے دِلوں سے ملا دیا۔ پھر فرمایا کہ بنی اسرائیل میں جن لوگوں نے کفر کیا تو اللہ (عزوجل) نے اُن پر لعنت کی۔ حضرت داؤد (علیہ السلام) اور (حضرت) عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کی زبان پر آخیر آیہ مبارکہ تک' پھر فرمایا ہرگز ایسا نہیں۔ اللہ (عزوجل) کی قسم ہے' البتہ تم بھلی بات بتلاؤ گے اور بُرے کام سے منع کرو گے اور ظالم کے دونوں ہاتھ پکڑ کر اُس کو حق کی طرف ایسا جھکاؤ گے جو کہ جھکانے کا حق ہے اور اُس کو حق پر ٹھہراؤ گے جیسا کہ حق پر ٹھہرانے کا حق ہے''۔ (یعنی زبردستی اُس کو حق اور انصاف پر مجبور کرتے رہو گے)۔ خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے لوگو! تم یہ آیہ مبارکہ پڑھتے ہو: **يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ...** 18 ''اے ایمان والو! اپنی جانوں کی حفاظت کرو جب تم ہدایت پا جاؤ تو کوئی گمراہ تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا''۔ (اگر مسلمان ایک دوسرے کی اصلاح اپنے اُوپر لازم کرلیں تو کوئی ضلالت اور معصیت نقصان نہیں دے سکتی کیونکہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ کماحقہ' ادا کر رہے ہوں گے) میں نے سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: **اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَاْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَوْشَكَ اَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ وَقَالَ عَمْرٌو عَنْ هُشَيْمٍ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ ثُمَّ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُغَيِّرُوْا ثُمَّ لَمْ يُغَيِّرُوْا اِلَّا يُوْشِكُ اَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ** 19 جب لوگ ظالم کے ظلم و ستم کو دیکھیں اور اُس کا ہاتھ نہ پکڑیں تو قریب ہے کہ اللہ (عزوجل) اپنے عذاب میں اُن سب کو پکڑے (یعنی جو ظالم نہ ہوں وہ بھی گرفتار ہوں) حضرت عمرو' حضرت ہشیم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے راحۃ العاشقین حضور

(16) سنن ابی داوٗد، ابوداود سلیمان بن اشعث السجستانی۔ کتاب الملاحم باب فی الامر والنہی۔ (17) سنن ابی داوٗد، ابوداود سلیمان بن اشعث السجستانی۔ کتاب الملاحم باب فی الامر والنہی۔ (18) القرآن، المائدۃ 5:105۔ (19) سنن ابی داود، ابوداود سلیمان بن اشعث السجستانی۔ کتاب الملاحم باب فی الامر والنہی۔

سیّدنا رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ ﷺ فرماتے تھے جب کسی قوم میں بُرے کام ہوتے ہوں اور قدرت کے باوجود لوگ اُن بُرے کاموں کو ختم نہ کریں تو ممکن ہے اللہ (ﷻ) اُن سب لوگوں کو عذاب میں مبتلا فرمادے''۔ حضرت سیّدنا خواجہ حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے لوگوں نے کہا کہ فلاں شخص کہتا ہے کہ لوگوں کو (امر بالمعروف کی) دعوت اُس وقت تک نہ دو جب تک تم خود بالکل پاک نہ ہو جاؤ۔ فرمایا: شیطان کی اِس سے بڑی کوئی آرزو نہیں کہ اِس قسم کے اَقوال کو ہمارے دِلوں میں آراستہ کردے تا کہ اِحتساب کا دروازہ ہی بند ہو جائے۔

حضرت سیّدنا اَنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں نے عرض کیا: یارسولَ اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کیا ہم اُس وقت تک نیکی کا حکم نہ دیں جب تک خود اُس پر عمل نہ کریں اور بُرائی سے نہ روکیں جب تک خود مکمل طور پر بُرائی سے نہ رُکیں؟ تو سیّدِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بَلْ مُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْا بِهٖ كُلَّهٗ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَاِنْ لَّمْ تَجْتَنِبُوْهُ كُلَّهٗ ''بلکہ نیکی کا حکم کرو چاہے خود سب پر (مکمل طور پر) عمل نہ کرسکو اور بُرائی سے روکو چاہے سب سے اَبھی نہ رُک سکو''۔

حضرت سیّدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی الحرمین حضور سیّدنا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مَثَلُ الْقَائِمِ فِیْ حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِیْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اِسْتَهَمُوْا عَلٰی سَفِیْنَةٍ فَصَارَ بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَ بَعْضُهُمْ اَسْفَلَهَا اِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَآءِ مَرُّوْا عَلٰی مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوْا لَوْ اَنَّا خَرَقْنَا فِیْ نَصِیْبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَاِنْ تَرَكُوْهُمْ وَمَا اَرَادُوْا هَلَكُوْا جَمِیْعًا وَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰی اَیْدِیْهِمْ وَنَجَوْا جَمِیْعًا. 20؎ ''اللہ (ﷻ) کی حدود کے منکر اور اُس میں مبتلا اُس قوم کی طرح ہیں جنہوں نے قرعہ اندازی کی اور بعض کشتی کے اُوپر والے حصّے میں اور بعض نچلے حصّے میں سوار ہوئے۔ نچلے حصّے والے طلب پانی کے لئے اُوپر والے حصّے میں جاتے ہیں' نچلے حصّے والوں نے سوچا کہ کیوں نہ ہم ایک سوراخ کرلیں اور اُوپر والوں کو تکلیف میں نہ ڈالیں اگر اُوپر والے اُنہیں (یعنی نچلے حصّے والوں کو) ایسا ارادہ پورا کرنے دیں گے تو سبھی (ڈوب کر) ہلاک ہو جائیں گے اور اگر اُن کا ہاتھ روک دیں گے تو (اُوپر والے اور نیچے والے) سبھی نجات پائیں گے''۔

حضرت سیّدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں نے صاحب التاج حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ ﷺ نے فرمایا: یُجَاءُ بِالرَّجُلِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیُلْقٰی فِی النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُ بَطْنِهٖ فَیَدُوْرُ بِهَا كَمَا یَدُوْرُ الْحِمَارُ فِی الرَّحَا فَیَجْتَمِعُ اِلَیْهِ اَهْلُ النَّارِ فَیَقُوْلُوْنَ یَا فُلَانُ مَالَكَ اَلَمْ تَكُنْ تَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهٰی عَنِ الْمُنْكَرِ فَیَقُوْلُ بَلٰی كُنْتُ اٰمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِیْهِ وَاَنْهٰی عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِیْهِ 21؎ قیامت کے دِن ایک آدمی لایا جائے گا پھر اُسے جہنم کی آگ میں ڈالا جائے گا تو اُس کی اَنتڑیاں باہر نکل پڑیں گی تو وہ اُنہیں لے کر اِس طرح چکر کاٹے گا جس طرح گدھا چکی کے گرد چکر کاٹتا ہے۔ اہلِ جہنم اُس کے پاس جمع ہوں گے اور کہیں گے اَے فلاں! تجھے کیا ہوا' کیا تو بھلائی کا حکم نہیں دیتا تھا اور بُرائی سے نہ روکتا تھا؟ وہ کہے گا ہاں! میں بھلائی کا حکم دیتا تھا لیکن خود نہ کرتا تھا اور بُرائی سے روکتا تھا خود اُس کا مرتکب ہوتا تھا''۔

حضرت سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' شمس العارفین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَیُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْكُمْ عَذَابًا مِّنْ عِنْدِهٖ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهٗ وَلَا یُسْتَجَابُ لَكُمْ 22؎

(20) الجامع ترمذی محمد بن عیسیٰ ترمذی کتاب الفتن باب ماجآء فی تغییر المنکر بالید اَوْ باللسان او بالقلب۔ (21) الجامع الصیح محمد بن اسماعیل کتاب بدء الخلق باب صفة النار وانها مخلوقة۔ (22) الجامع ترمذی محمد بن عیسیٰ ترمذی کتاب الفتن باب ماجآء فی الامر النہی عن المنکر۔

''قسم ہے اُس ذاتِ اَقدس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ضرور بالضرور اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو گے ورنہ قریب ہے کہ اللہ (ﷻ) تم پر اپنا عذاب بھیج دے گا' پھر تم اُس کے دُور ہونے کے لئے دُعا کرو گے مگر تمہاری دُعا قبول نہ ہوگی''۔

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا أَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ إِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ o إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْا إِنَّا إِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ o 23؎ ''جب ہم نے اُن کی طرف دو بھیجے۔ پھر اُنہوں نے اُن کو جھٹلایا تو ہم نے تیسرے سے زور دیا اَب اُن سب نے کہا کہ بے شک ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں''۔

الفریابی ابن عباس سے ابن ابی حاتم نے حضرت بریدہ سے' عبد بن حمید ابن جریر اور ابن المنذر نے عکرمہ سے روایت کیا ہے کہ قریہ سے مراد انطاکیہ ہے یعنی اہل انطاکیہ کا حال اہل مکہ کے سامنے اے محبوب بیان فرمایئے۔

علامہ احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں 24؎

کہ حضرت سیّدنا عیسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے دو حواری انطاکیہ شہر کی طرف بھیجے ایک کا نام صادق اور دوسرے کا نام صدوق تھا جب وہ شہر کے قریب پہنچے تو ایک بوڑھے شخص سے ملے جو بکریاں چرا رہا تھا اُس کا نام حبیب تھا۔ اور یہ حضرت سیّدنا عیسیٰ (علیہ السلام) کا ساتھی تھا جب اِن دونوں حواریوں نے اُس شخص پر سلام کیا تو اُس نے پوچھا تم دونوں کون ہو؟ حواری نے کہا' اللہ تبارک وتعالیٰ کا رسول' تمہیں بتوں کی عبادت چھوڑ کر رحمان کی عبادت کی طرف بلاتا ہے بوڑھے نے پوچھا تمہارے پاس کوئی نشانی ہے۔ ہم اللہ تبارک وتعالیٰ کے اِذن سے مریض کو شفایاب کرتے ہیں۔ مادرزاد اندھے کو بینا کرتے ہیں اور کوڑھی کے مریض کو دُرست کرتے ہیں۔

بوڑھے نے کہا میرا ایک بیٹا کئی سالوں سے مریض ہے۔ قاصدوں نے کہا ہمیں ساتھ لے چل ہم اُس کی حالت دیکھتے ہیں۔ بوڑھا اُنہیں گھر لے آیا۔ اُنہوں نے اُس کے بیٹے پر ہاتھ پھیرا تو وہ اُسی وقت اللہ تبارک وتعالیٰ کے اِذن سے صحت یاب ہو کر کھڑا ہو گیا۔ یہ خبر پورے شہر میں پھیل گئی۔ اِس کے علاوہ کئی مریضوں کو اللہ ﷻ نے اِن کے ہاتھوں شفا بخشی۔ اِس شہر کا ایک بادشاہ تھا۔ وہب نے اُس کا نام اَلطفس لکھا ہے۔ وہ روم کے بادشاہوں میں سے تھا اور بتوں کا پجاری تھا جب اُس کو یہ خبریں پہنچیں تو بادشاہ نے اُن دونوں قاصدوں کو بلایا اور پوچھا تم کون ہو؟

اُنہوں نے کہا ہم حضرت سیّدنا عیسیٰ (علیہ السلام) کے قاصد ہیں۔ بادشاہ نے پوچھا تم کیسے آئے ہو؟ اُنہوں نے کہا ہم تجھے یہ دعوت دینے آئیں ہیں کہ اِن بتوں کی عبادت چھوڑ دو جو نہ سنتے ہیں اور نہ دیکھتے ہیں۔ اُس ذات کی عبادت کرو جو سنتی بھی ہے اور دیکھتی بھی ہے۔ (غور کریں اس سے پہلی بات یہ پکی ہو کہ وہ مبلغ ڈرپوک نہ ہو۔ کلمہ حق کہنے سے ڈرتا نہ ہو چاہے آگے کتنا ہی بڑا بندہ ہو بادشاہ ہی کیوں نہ ہو' کلمہ حق کہنے سے ڈرنا نہیں چاہئے اور سچی بات کرنی چاہئے) بادشاہ نے پوچھا تمہارا ہمارے خداؤں کے علاوہ کوئی اور خدا ہے۔ اُنہوں نے کہا ہاں! ہمارا خدا وہ ہے جس نے تجھے اور ہمیں پیدا فرمایا۔ بادشاہ نے کہا تم چلے جاؤ میں تمہارے معاملے میں غور وفکر کرتا ہوں پس لوگ اُن قاصدوں کے پیچھے لگ گئے پھر اُنہیں پکڑ کر سر بازار مارا پیٹا۔

وہب یہ کہتے ہیں کہ ایک دن بادشاہ اپنے محل سے باہر نکلا تو انہوں نے تکبیر کہی اور اللہ ﷻ کا ذکر کیا۔ بادشاہ کو اُن پر غصہ آ گیا۔ اُس نے دونوں کو قید کرنے کا حکم دیا نیز ہر ایک کو سو سو کوڑے لگانے کا بھی فیصلہ سنایا۔ جب اُن قاصدوں کو جھٹلایا گیا تو انہیں مارا پیٹا گیا تو حضرت سیّدنا عیسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے اِن حواریوں کی مدد کے لئے سردار شمعون الصنا کو اُن کی مدد کرنے کے لئے بھیجا۔

شمعون غیر معروف طریقے پر شہر میں داخل ہوا اور بادشاہ کے حاشیہ نشینوں سے تعلقات استوار کرنے شروع کر دیئے حتیٰ کہ

(23) القرآن سورۃ یسین 36:14۔ (24) القرآن سورۃ یسین 36:13 کے تحت نور العرفان مولف حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی

وہ اُس سے مانوس ہو گئے۔ کافی ذہین اور ہر فن مولیٰ (ہر کام اچھے انداز میں کرنے والا اور ہر کام کو جاننے والا) ہونے کی وجہ سے اِس کے چرچے بادشاہ تک پہنچے۔ بادشاہ نے اُس کو اپنے دربار میں بلایا تا کہ وہ دیکھے کہ یہ ایسا کون سا شخص ہے جس کے چرچے پورے علاقے میں پھیلے ہوئے ہیں۔ لہٰذا وہ بادشاہ سے ملنے آیا تو بادشاہ اُس سے بڑے حسنِ سلوک کا مظاہرہ کیا اور عزت واحترام کیا۔ اور اس کو اپنے دربار میں مقام عطا کیا۔ وقت گزر گیا۔ ایک دن شمعون نے بادشاہ سے کہا۔ اے بادشاہ سلامت! میں نے سنا کہ آپ نے دو آدمیوں کو قید کر رکھا ہے۔ اور جب اُنہوں نے تیرے دین کے علاوہ کسی دین کی تجھے دعوت دی تو تو نے اُنہیں مارا بھی ہے لیکن کیا تو نے اُن سے کوئی بات بھی کی تھی یا اُن کی کوئی بات بھی سنی تھی۔ بادشاہ نے کہا مجھے اُن پر انتہائی غصہ تھا اس لئے میں نے اُن سے کوئی بات نہیں کی تھی۔ شمعون نے کہا کہ بادشاہ سلامت پسند فرمائیں تو اُنہیں بلا بھیجیں تا کہ ہم اُن کے حالات اور دین پر آگاہی حاصل کریں۔ بادشاہ نے اُن دونوں کو بلایا تو شمعون نے اُن سے پوچھا تمہیں یہاں کس نے بھیجا؟ اُنہوں نے کہا اللہ تبارک وتعالیٰ اس کا حکم فرماتا ہے۔ شمعون نے کہا تمہارے پاس اپنے حق ہونے اور قاصد ہونے کی نشانی کیا ہے؟ اُنہوں نے کہا جو تم چاہو ہم دکھا سکتے ہیں۔ بادشاہ نے ایک لڑکا بلایا جس کی آنکھیں بالکل ختم ہو چکی تھیں بلکہ آنکھوں کی جگہ بھی پیشانی کی طرح برابر تھی۔ اُنہوں نے دُعا کی اللہ تبارک وتعالیٰ سے اُس کی بینائی کی حتیٰ کہ آنکھ کی جگہ کھل گئی۔ اِن دونوں نے مٹی کے دو ڈھیلے لے کر اُس کی آنکھوں میں رکھ دیئے پس وہ دونوں آنکھ کی طرح ہو گئے اور وہ لڑکا دیکھنے لگ گیا۔

بادشاہ کو بڑی حیرت ہوئی۔ شمعون نے بادشاہ سے کہا کہ اگر تو اپنے خدا سے ایسی قدرت دکھانے کا سوال کرے اور وہ اس طرح اپنی کرشمہ سازی دکھا دے تو تیرا شرف بڑھ جائے گا۔ بادشاہ نے کہا' جناب! ہم سے کچھ مخفی نہیں کہ ہمارا خدا جس کی ہم پرستش کرتے ہیں وہ نفع ونقصان پر قادر نہیں نہ وہ سنتا ہے اور دیکھتا ہے۔ شمعون کی یہ عادت تھی کہ جب بادشاہ بتوں کے پاس جاتا تو شمعون کثرت سے نماز پڑھتا اور خوب آہ وزاری کرتا حتیٰ کہ لوگ سمجھتے کہ وہ ہمارے دین پر ہے (دیکھیں کیسی حکمت عملی سے کام کیا کس طرح بادشاہ کا قرب حاصل کیا اور اپنے خدا کو بھی نہ بھولا اُس کی عبادت بھی کرتا رہا اور معاملات کو بھی طے کرتا رہا) بادشاہ نے اُن پیغام رسانوں کو کہا کہ اگر تمہارا خدا مردہ کے زندہ کرنے پر قادر ہے تو ہم ایمان لے آئیں گے اُس خدا وحدہٗ لاشریک پر۔ اُنہوں نے کہا ہمارا خدا ہر چیز پر قادر ہے۔

بادشاہ نے کہا یہاں ایک میت ہے جو سات دنوں سے دفن ہے وہ ایک کسان کا بیٹا تھا میں نے اُسے دفن نہیں کیا تا کہ اُس کا باپ جو غائب ہے وہ واپس آ جائے اور دیکھ لے اور پھر اُسے دفن کریں گے۔ اُس کو زندہ کر دو تو ہم ایمان لے آئیں گے۔ لوگ وہ میت اُٹھا کر لائے تو اُس کی حالت بدل چکی تھی ان دونوں نے بلند آواز سے دُعا مانگنی شروع کی اور شمعون آہستہ آہستہ اپنے پروردگار کو پکارتا رہا پس وہ لڑکا زندہ ہو کر کھڑا ہو گیا اور کہا کہ میں سات دنوں سے شرک کی حالت میں مرا تھا مجھے آگ کی سات وادیوں میں داخل کیا گیا۔ میں تمہیں ڈراتا ہوں اِس عقیدے کے برے انجام سے جس پر تم قائم ہو۔ پس تم اللہ تبارک وتعالیٰ پر ایمان لے آؤ۔ پھر اُس نے کہا آسمان کے دروازے کھل گئے میں نے ایک جوان دیکھا جو بڑا خوش شکل تھا' وہ اُن تین افراد کی سفارش کر رہا تھا بادشاہ نے کہا وہ تین کون ہیں؟ اُس نے کہا شمعون صادق اور صدوق بادشاہ کو بہت تعجب ہوا جب شمعون نے دیکھا کہ بادشاہ پر اس کی بات موثر ہو گئی ہے تو اُس نے بادشاہ کو حقیقت حال سے آگاہ کر دیا۔ پھر یہ سب دیکھ کر بادشاہ اور اس کے ساتھ بہت سے لوگ ایمان لے آئے اور کچھ منکر رہے۔ پھر اُس لڑکے کے سر پر مٹی ڈالی اور جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا۔ (غور کریں کس طرح معاملہ فہمی اور حکمت عملی سے شمعون نے سارے معاملے کو سلجھایا اور کتنے ہی لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔)

تعاونوا علی البر والتقوی (نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔)

لاہور کے علاقہ شادباغ میں نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب کے زیر اہتمام

جامعہ یوسفیہ برائے طالبات کی نئی بلڈنگ کی خریداری

کے حصول کے لئے اپنا حصہ ڈالیں

کل مالیت 1 کروڑ 35 لاکھ روپے

آپ یہ عطیات سوسائٹی کے بینک اکاؤنٹ نمبرز یا ہیڈ آفس میں سوسائٹی کے نمائندے کو جمع کرواسکتے ہیں

نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی پنجاب

اکاؤنٹ نمبر (0136)0193429901 سٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک برانچ روڈ لاہور

اکاؤنٹ نمبر (0516)01031842 یو۔بی۔ایل بینک کاچھوپورہ برانچ لاہور

اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے صدقہ آپ کو جنت میں زمین عطا فرمائے گا۔ (آمین)

بیرون ملک سے آن لائن عطیات بھیجنے والے حضرات اس اکاؤنٹ نمبر عطیات بھیجیں

06180017185303

حبیب بینک شادباغ

ہیڈ آفس جامع مسجد نگینہ

A-977 بلاک بی III، گجرپورہ سکیم لاہور

042-36880027-28,0300-4274936,0313-3333777

اَفضل کیا کیا اور کون کون؟

قسط نمبر 3

(ادارہ)

اَفضل نماز:

(1) حضرت سیّدنا عبداللہ بن سعد ﷛ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: **سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَیُّمَا اَفْضَلُ الصَّلَاۃُ فِیْ بَیْتِیْ، اَوِ الصَّلَاۃُ فِی الْمَسْجِدِ؟، قَالَ: اَلَا تَرٰی اِلٰی بَیْتِیْ مَا اَقْرَبَہٗ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَلَاَنْ اُصَلِّیَ فِیْ بَیْتِیْ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُصَلِّیَ فِی الْمَسْجِدِ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ صَلَاۃً مَّکْتُوْبَۃً** 1 ''میں نے (امام الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: دونوں میں کون سی نماز اَفضل ہے گھر میں نماز پڑھنا یا مسجد میں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میرے گھر کو نہیں دیکھتے کس قدر مسجد سے قریب ہے' اس کے باوجود بھی مجھے فرض کے علاوہ نفلی نمازیں گھر میں پڑھنی زیادہ محبوب ہیں''۔

(2) حضرت سیّدنا ابوہریرہ ﷛ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رحمۃ للعالمین سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **صَلَاۃُ الْجَمَاعَۃِ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاۃِ اَحَدِکُمْ وَحْدَہٗ بِخَمْسَۃٍ وَّ عِشْرِیْنَ جُزْءً** 2 ''باجماعت نماز تمہارے اَکیلے کی نماز سے پچیس گنا اَفضل ہے''۔

(3) حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' راحۃ العاشقین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **صَلَاۃُ الْجَمَاعَۃِ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاۃِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّ عِشْرِیْنَ دَرَجَۃً** 3 ''باجماعت نماز پڑھنا اکیلے کی نماز سے ستائیس درجے اَفضل ہے''۔

(4) حضرت سیّدنا جابر ﷛ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' شمس العارفین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **مَنْ خَافَ اَنْ لَّا یَقُوْمَ مِنْ آخِرِ اللَّیْلِ فَلْیُوْتِرْ اَوَّلَہٗ وَمَنْ طَمِعَ اَنْ یَّقُوْمَ آخِرَہٗ فَلْیُوْتِرْ آخِرَ اللَّیْلِ فَاِنَّ صَلَاۃَ آخِرِ اللَّیْلِ مَشْھُوْدَۃٌ وَّ ذٰلِکَ اَفْضَلُ وَ قَالَ اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ مَحْضُوْرَۃٌ** 4 ''جسے ڈر ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں نہیں اُٹھ سکے گا' وہ رات کے شروع میں وتر پڑھ لے اور جسے اُمید ہو کہ وہ رات کے آخر میں اُٹھ جائے گا وہ رات کے آخر میں وتر پڑھے کیونکہ رات کے آخری حصے کی نماز کا مشاہدہ کیا جاتا ہے اور یہ اَفضل ہے''۔ ابومعاویہ نے (مشہودہ کی بجائے) محضورۃ (اس میں حاضری دی جاتی ہے) کہا۔ (مفہوم ایک ہی ہے)۔

اَفضل صدقہ:

(1) حضرت سیّدنا ابوہریرہ ﷛ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **اَفْضَلُ الصَّدَقَۃِ اَنْ یَّتَعَلَّمَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ عِلْمًا، ثُمَّ یُعَلِّمَہٗ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ** 5 ''سب سے بہتر اور اَفضل صدقہ یہ ہے کہ کوئی مسلمان علمِ دین سیکھے' پھر اُسے اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے''۔

(2) حضرت سیّدنا حکیم بن حزام ﷛ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سراج السالکین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **اَفْضَلُ الصَّدَقَۃِ اَوْ خَیْرُ الصَّدَقَۃِ عَنْ ظَھْرِ غِنًی وَّالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ** 6 ''سب سے اَفضل صدقہ یا سب سے اچھا صدقہ وہ ہے جس کے پیچھے (دِل کی) تونگری ہو اور اُوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر

---

1 ابن ماجہ حدیث نمبر 1378' الترغیب والترہیب جلد 1 ص 279۔ 2 مسلم حدیث نمبر 1472' ترمذی حدیث نمبر 215' مسند احمد جلد 2 ص 486' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 3 ص 59-60' الترغیب والترہیب جلد 1 ص 260' کنزالعمال حدیث نمبر 20221' قرطبی جلد 1 ج1 حدیث نمبر 348-349۔ 3 مسلم حدیث نمبر 1477۔ 4 مسلم حدیث نمبر 1766' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 3 ص 35' مشکوٰۃ حدیث نمبر 1260۔ 5 ابن ماجہ حدیث نمبر 243' الترغیب والترہیب جلد 1 ص 98' درمنثور جلد 1 ص 338۔ 6 مسلم حدیث نمبر 2386' مسند احمد جلد 2 ص 298' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 4 ص 154' مشکوٰۃ حدیث نمبر 1929' صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر 2439' مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر 16404' دارقطنی جلد 3 ص 296' الترغیب والترہیب جلد 1 ص 588۔

ہے اور (دینے کی) ابتداء اُس سے کرو جس کی تم کفالت کرتے ہو“۔

اَفضل عمل:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِسْتَقِيمُوا وَلَنْ تُحْصُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةَ، وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ 7 ”راہِ استقامت پر قائم رہو تم ساری نیکیوں کا احاطہ نہیں کرسکتے اور جان لو کہ تمہارا سب سے اَفضل عمل نماز ہے اور وضو کی محافظت صرف مومن ہی کرتا ہے“۔

اُمّ المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، حبیبِ کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ، وَقَالَ أَبِي فِي حَدِيثِهِ: إِذَا أَطْعَمَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا وَلَهُ مِثْلُهُ بِمَا اكْتَسَبَ وَلَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا 8 ”جب عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے خرچ کرے (کی روایت میں خرچ کرنے کی بجائے جب عورت کھلائے ہے) اور اُس کی نیت مال برباد کرنے کی نہ ہو تو اُس کے لیے اَجر ہوگا اور شوہر کو بھی اُس کی کمائی کی وجہ سے اُتنا ہی اَجر ملے گا اور عورت کو خرچ کرنے کی وجہ سے اور خازن کو بھی اُتنا ہی اَجر ملے گا بغیر اس کے کہ اُن کے اَجر میں کچھ کمی ہو“۔

تین اُونٹنیوں سے اَفضل:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ، أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلَاثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ، قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَؤُهُنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ خَلِفَاتٍ سِمَانٍ عِظَامٍ 9 ”کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ جب وہ اپنے گھر لوٹ کر جائے تو اُسے تین بڑی موٹی حاملہ اُونٹنیاں گھر پر بندھی ہوئی ملیں؟ ہم نے عرض کیا، جی ہاں (کیوں نہیں)! آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی شخص نماز میں تین آیتیں پڑھتا ہے تو یہ اُس کے لیے تین بڑی موٹی حاملہ اُونٹنیوں سے اَفضل ہیں“۔

سب سے اَفضل عمل:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ قَالَ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَانَ لَهُ عَدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيَ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكُنَّ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ سَائِرَ يَوْمِهِ إِلَى اللَّيْلِ، وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا أَتَى بِهِ، إِلَّا مَنْ قَالَ أَكْثَرَ ”جس نے ایک دن میں سو بار لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ 10 یعنی اللہ (عزّوجلّ) کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں وہ ایک ہے، اُس کا کوئی ساجھی و شریک نہیں، اُس کے لئے بادشاہت اور تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، کہا، تو اُس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے اور اُس کے لئے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اُس کی سو بُرائیاں مٹائی جاتی ہیں اور وہ پورے دن رات تک شیطان سے بچا رہتا ہے اور کسی کا عمل اُس کے عمل سے اَفضل نہ ہوگا مگر جو کوئی اسی

7 ابن ماجہ حدیث نمبر 278، الترغیب والترہیب جلد 1 ص 162، مسند احمد جلد 5 ص 277-282، دارمی جلد 1 ص 167، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 1 ص 457-82، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۹۲، مستدرک حاکم جلد ا حدیث نمبر 30، کنزالعمال حدیث نمبر 5474۔ 8 ابن ماجہ حدیث نمبر 2294، ابوداؤد حدیث نمبر 1685، مسند احمد جلد 10 ص 44، مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر 7275۔ 9 ابن ماجہ حدیث نمبر 3782، مسند احمد جلد 2 ص 497-398۔ 10 ابن ماجہ حدیث نمبر 3798، مستدرک حاکم جلد 1 حدیث نمبر 500۔

کلمہ کو سو بار سے زیادہ کہے''۔

کچھ لینے سے دینا اَفضل ہے:

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' خاتم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **مَا أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلٰى عَبْدٍ نِعْمَةً، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، إِلَّا كَانَ الَّذِیْ أُعْطَاهُ، أَفْضَلَ مِمَّا أَخَذَ** 11 ''جب اللہ (جل جلالہ) اپنے بندے پر کوئی نعمت نازل فرماتا ہے اور وہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ** کہتا ہے تو اُس نے جو دیا وہ اُس چیز سے اَفضل ہے جو اُس نے لیا''۔

اُوپر والا ہاتھ اَفضل ہے:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' میں نے قائد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: **لَأَنْ يَّغْدُوَ أَحَدُكُمْ فَيَحْطِبَ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَتَصَدَّقَ بِهٖ وَيَسْتَغْنِيَ بِهٖ مِنَ النَّاسِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ أَنْ يَّسْأَلَ رَجُلًا أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهٗ ذٰلِكَ فَإِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا أَفْضَلُ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ** 12 ''تم میں سے کوئی شخص صبح کو نکلے اپنی پشت پر لکڑیاں اِکٹھی کر کے لائے اور اُس سے صدقہ کرے اور لوگوں (کے عطیوں) سے بے نیاز ہو جائے' وہ اِس سے بہتر ہے کہ کسی آدمی سے مانگے وہ (چاہے تو) اُسے دے یا (چاہے تو) محروم رکھے' بلاشبہ اُوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے اَفضل ہے اور (خرچ کرنے کی) اِبتدا اُن سے کرو جن کی تم کفالت کرتے ہو''۔

اَفضل روزے اور اَفضل نماز:

(1) حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' اِمام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ، شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ، وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ، بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ، صَلَاةُ اللَّيْلِ** 13 ''رمضان (المبارک) کے بعد سب سے اَفضل روزے اللہ (جل جلالہ) کے مہینے محرم (الحرام) کے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے اَفضل نماز رات کی نماز ہے (یعنی نمازِ تہجد)''۔

(2) حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سیّد الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا: **أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ؟ وَأَيُّ الصِّيَامِ أَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ؟ فَقَالَ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ، بَعْدَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ، اَلصَّلَاةُ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ، وَأَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ، صِيَامُ شَهْرِ اللّٰهِ الْمُحَرَّمِ** 14 ''فرض نماز کے بعد کون سی نماز اَفضل ہے اور ماہِ رمضان (المبارک) کے بعد کون سے روزے اَفضل ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: فرض نماز کے بعد سب سے اَفضل نماز آدھی رات کی نماز ہے اور رمضان (المبارک) کے مہینے کے بعد سب سے اَفضل روزے اللہ (جل جلالہ) کے مہینے محرم (الحرام) کے روزے ہیں''۔

اَفضل جہاد اور اَفضل اِیمان:

حضرت سیّدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے اُنہیں (یعنی ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کو) نبی قبلتین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سے حدیث شریف بیان کرتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں (خطبۂ مبارکہ دینے کے لئے) کھڑے ہوئے اور اُنہیں بتایا: **أَنَّ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَالْإِيْمَانَ بِاللّٰهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، تُكَفَّرُ عَنِّيْ**

---

11 اِبن ماجہ حدیث نمبر 3805' کنز العمال حدیث نمبر 6404۔ 12 مسلم حدیث نمبر 2400' ترمذی حدیث نمبر 2400' ترمذی حدیث نمبر 680' مسند احمد جلد 2 ص 475' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 4 ص 195' کنز العمال حدیث نمبر 16703۔ 13 مسلم حدیث نمبر 2755' ابوداؤد حدیث نمبر 2429' مسند احمد جلد 2 ص 344' کنز العمال حدیث نمبر 21397' ترمذی حدیث نمبر 74-438' دارمی جلد 2 ص 21-22' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 4 ص 291' الترغیب والترہیب جلد 1 ص 423 جلد 2 ص 114' مشکوٰۃ حدیث نمبر 2039۔ 14 مسلم حدیث نمبر 2756' مسند احمد جلد 2 ص 342' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 4 ص 291' مشکوٰۃ حدیث نمبر 1236' مستدرک حاکم جلد 1 حدیث نمبر 307' صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر 1133' کنز العمال حدیث نمبر 12432۔

خَطَایَایَ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ، مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ قُلْتَ؟ قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَتُكَفَّرُ عَنِّي خَطَايَايَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ، مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ، إِلَّا الدَّيْنَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِي ذٰلِكَ 15

''اللہ (ﷻ) کی راہ میں جہاد کرنا اور اللہ (ﷻ) پر ایمان لانا (باقی) تمام اعمال سے افضل ہے۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا' اللہ (ﷻ) کے (پیارے محبوب) رسول (صلی اللہ علیک وسلم) آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں؟ اگر میں اللہ (ﷻ) کی راہ میں شہید کر دیا جاؤں تو کیا اس سے میرے گناہ مجھ سے دُور ہٹا دیئے جائیں گے؟ (سیدِ عرب و عجم حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے اُس شخص سے فرمایا: ہاں! اگر تم اللہ (ﷻ) کی راہ میں اس حالت میں شہید کر دیئے جاؤ کہ تم صبر کرنے والے (ڈٹے ہوئے) ہو' صرف اللہ (ﷻ) کی رضا چاہتے ہو' آگے بڑھ رہے ہو' پیٹھ پھیر کر نہ بھاگ رہے ہو۔ اس کے بعد (نبی الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے کس طرح کہا تھا؟ اُس نے عرض کیا' (میں نے اس طرح عرض کیا تھا)' آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں؟ اگر میں اللہ (ﷻ) کی راہ میں شہید کیا جاؤں تو کیا میرے گناہ مجھ سے دُور ہٹا دیئے جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اگر تم اس حالت میں اللہ (ﷻ) کی راہ میں شہید کر دیئے جاؤ کہ صبر کرنے والے (ڈٹے ہوئے) ہو' صرف اللہ (ﷻ) کی رضا چاہتے ہو' آگے بڑھ رہے ہو' پیٹھ پھیر کر بھاگنے والے نہیں (تو سارے گناہ مٹا دیئے جائیں گے) سوائے قرض کے۔ (حضرت) جبریل (علیہ السلام) نے (ابھی آکر) مجھ سے یہ کہا ہے''۔

(جاری ہے۔)

15 مسلم حدیث نمبر 4880

ھفتہ وار تعلیمی وتربیتی اجتماع

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور نبی اللہ ﷺ کی عنایت سے ہر ہفتہ کو بعد از نماز مغرب **جامع مسجد نگینہ' A-977** بلاک بی III' گجر پورہ سکیم لاہور میں دینی بھائیوں کو دعوت وتبلیغ کا طریقہ کار سکھانے کیلئے تربیتی وتعلیمی اجتماع ہوتا ہے آپ تمام محبان سلام اور عشاقان مصطفیٰ ﷺ کو شرکت کی دعوت ہے۔

خصوصی بیان: خادم دین اسلام **منیر احمد یوسفی** (ایم-اے)

مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور

الداعی الی الخیر: انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

042-36880027-28,0300-4274936

سیرت النبی ﷺ کانفرنس

رپورٹنگ وایڈیٹنگ: مسز فہد احمد یوسفی (پرنسپل جامعہ یوسفیہ برائے طالبات)

19 نومبر بروز منگل پنجاب یونیورسٹی نیو کیمپس لاہور میں "احترام انسانیت اور باہمی رواداری سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں" کے عنوان سے ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی۔

جس کی صدارت پروفیسر ڈاکٹر ظفر معین ناصر صاحب وائس چانسلر آف پنجاب یونیورسٹی نے کی۔ اور انہوں نے خصوصی خطاب کے لئے پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حضرت علامہ مولانا منیر احمد یوسفی دامت برکاتہم العالیہ کو مدعو کیا۔ آپ نے اپنے خطاب میں قرآن مجید کی سورۃ التوبہ کی آیتِ مبارکہ نمبر 128 تلاوت کی نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ پر دُرود پاک پڑھنے کی فضیلت اور خود کریم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اُس کو سماعت فرمانے پر روشنی ڈالی۔

آغازِ خطاب:

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌo (التوبۃ:128)

Indeed There has come to you a Noble Massenger from among you. Your falling into hardship aggrieves him, most concerned for your well being, for the believers most compassionate most merciful.

"تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول ہیں پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے ایمان والوں پر کمال مہربان مہرباں ہیں"۔

آپ نے فرمایا: نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ جب جمعۃ المبارک کا دن آئے تو مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھا کرو: لَیْسَ مِنْ عَبْدٍ یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا بَلَغَنِیْ صَوْتُهٗ حَیْثُ کَانَ 1 "جو کوئی بندہ چاہے وہ کہیں ہو مجھ پر دُرود (شریف) بھیجتا ہے اُس کی آواز مجھے پہنچ جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا: معزز سامعین! سائنس اور ٹیکنالوجی نے بہت ترقی کی ہے مگر ٹیکنالوجی کی پہنچ آسمان سے نیچے اور زمین کے اُوپر تک ہے۔ جبکہ رُوحانیت، سائنس اور ٹیکنالوجی سے بہت آگے ہے رُوحانیت کی پہنچ آسمان سے اُوپر بھی ہے اور زمین کے نیچے بھی ہے۔ آپ نے فرمایا: جب کوئی بندۂ مومن فوت ہو جاتا آپ ﷺ اُس کی نمازِ جنازہ پڑھانے جاتے تو پہلے یہ پوچھ لیتے کہ یہ شخص مقروض تو نہیں ہے۔ کریم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام مقروض کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھاتے تھے تاکہ کلمہ پڑھنے والوں کو احساس ہو کہ مقروض نہیں مرنا چاہئے جس State میں ہم رہتے ہیں ہمیں احساس ہونا چاہئے Indiviual کو بھی احساس ہونا چاہئے۔ کہ کسی سے زیادتی نہیں کرنی چاہئے جب کسی سے قرض لیں تو واپس کرنا چاہئے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس کی محبت کی وجہ سے عرض کرتے یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آپ سرکار ﷺ اس کی نمازِ جنازہ پڑھا دیں قرض ہم ادا کر دیں گے۔ پھر آپ ﷺ قبر پر تشریف لے جاتے اور میت کو فرماتے کہ ابھی تیرے پاس فرشتے آئیں گے اور پوچھیں گے مَنْ رَّبُّکَ تو کہہ دینا رَبِّیَ اللّٰہُ اُوپر کی آواز اندر جارہی ہے۔ ٹیکنالوجی کی آواز زمین کے اُوپر رہتی ہے مگر رُوحانیت کی آواز زمین کے اندر بھی جاتی ہے اور آسمان کے اُوپر بھی جاتی ہے۔ پیارے نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے اور اللہ جل جلالہ نے آپ ﷺ کو دُنیا میں بھیجا تو فرمایا۔ تمہاری مشقت اُن پر گراں گزرتی ہے۔

غور فرمائیں میرے پیارے مسلمان بھائیو! مشقت اور تکلیف ہمیں آتی ہے اور گراں آپ ﷺ پر گزرتی ہے۔ یہ جو لوگ ایک دوسرے کو تکلیفیں اور اذیتیں پہنچا رہے ہیں، بے

1 جلاء الافہام ص دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان۔

قصوروں کو مار رہے ہیں کیا کیا کچھ کر رہے ہیں؟ یہ کن کو تکلیف دے رہے ہیں؟ کلمہ پڑھ کے امام الانبیاء حضور سیّدنا نبی کریم ﷺ کو تکلیف دے رہے ہیں۔ اللہ جلّ جلالہٗ فرماتا ہے: **عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَاعَنِتُّمْ** "تکلیف تمہیں آتی ہے پریشان میرے پیارے نبی کریم ﷺ ہوتے ہیں۔ غور فرمائیں! اگر کوئی کسی کو تکلیف دیتا ہے تو **نَعُوْذُ بِاللّٰہِ** وہ اُس کو نہیں بلکہ اپنے نبی کریم رءُوف ورحیم ﷺ کو تکلیف دیتا ہے تو پھر وہ کیسا کلمہ پڑھنے والا ہے؟

آقا کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تریسٹھ سالہ مقدس اور نورانی زندگی پیدائش سے لے کر پردہ فرمانے تک پوری کی پوری زندگی بہترین نمونہ ہے اسی لئے ربِ کائنات نے ارشادِ مقدس فرمایا: **لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ**....[2] "تحقیق تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ حیات ہے" آپ History پڑھ کر دیکھیں کسی بھی اہم شخصیت کی پوری زندگی آپ کو نہیں ملیں گے یہاں تک کہ پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کی History پڑھ کر دیکھیں۔ ان کے چند Events ملیں گے چند Messages آئیں گے مگر Life Complete نہیں ملے گی۔

ہمارے نبی کریم ﷺ کی عظیم الشان زندگی مبارک ہے ہمارے لئے نمونہ بنایا ہے ہمارے رب کائنات نے سونے سے لے کر جاگنے تک، گھر آنے سے لے کر باہر جانے تک، کام کرنے سے لے کر آرام فرمانے تک، مزدور سے لے کر مالک تک، چھوٹے سے لے کر بڑے تک، باپ سے لے کر بیٹے تک، بیٹے سے لے کر باپ تک، شاگرد سے لے کے اُستاد تک اور اُستاد سے لے کر شاگرد تک ہر ایک کے لئے مکمل اور بے مثال نمونہ ہے اور آپ ﷺ نے بندوں کے لئے بھی نمونہ پیش کیا ہے کہ خالق کا بندہ کیسا ہونا چاہئے۔ اللہ عزّوجلّ اُلوہیت میں لاشریک ہے اور ہمارے پیارے نبی کریم عظیم الشان رسولِ رحمت ﷺ نورانی بندگی میں بے مثال ہیں۔

ہمارے عظیم نبی کریم ﷺ سکھانے آئے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: "**بُعِثْتُ مُعَلِّمًا**" میں معلم کی شان سے آیا ہوں اور معلم کی شان کیا ہوتی ہے؟ زندگی سنوارنا، کردار بنانا آپ ﷺ نے کیسے کردار بنائے غلاموں کو حکمران بنادیا۔ جناب سیدنا بلال ؓ جن پر اتنا ظلم ہوتا گلے میں رسیاں، پاؤں میں بیڑیاں اور ہاتھوں میں زنجیریں ڈالی جاتیں اور گھسیٹا جاتا۔ کتنا اُن پر ظلم ہوتا تھا جبکہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُن کو اتنا نوازا کہ جب خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق ؓ اُن کو پکارتے تو فرماتے سیّدنا بلال ؓ" ہمارے سردار بلال ؓ" آپ ﷺ نے فرق ختم فرمادیئے آپ ﷺ نے ایمان کی بنیاد پر برابری پیدا فرمادی اور ایک دوسرے کا احترام اور تکریم کا نور بکھیرا۔

بخاری شریف پڑھیں ہمارا دین تو یہ سکھاتا ہے کہ انسان تو انسان ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ نے حیوانوں سے بھی محبت اور شفقت سکھائی ہے۔ جانور کے منہ پر مارنے سے منع فرمایا ہے لوگ تو پتا نہیں کیا کچھ کر رہے ہیں، انسانوں کے چیتھڑے اُڑا رہے ہیں قوم کی بیٹیوں کو بیوہ کر رہے ہیں۔ ماؤں کے سہاگ چھین رہے ہیں، بچوں اور بچیوں کو بے آسرا کر رہے ہیں پھر اعلان بھی کر دیتے ہیں کہ یہ کام ہم نے کیا ہے کتنی بے رحمی اور ظلم ہے۔

ہمارے پیارے نبی کریم رءُوف ورحیم ﷺ کی شان یہ ہے فرماتے ہیں جو راستے سے کانٹا ہٹائے گا، اس پر اُس کو صدقے کا ثواب ملے گا۔ یعنی راستے سے کانٹا ہٹانے پر بھی ثواب ہے ہمارا دین تو اتنا پیارا دین ہے کوئی کہیں اس جیسی مثال نہیں دے سکتا۔

آپ نے فرمایا: اس Institute میں چونکہ بچیاں بھی پڑھتی ہیں اس لئے اُن کے حوالے سے بھی چند باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں حضور سیّدنا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری سے پہلے اِن بچیوں کا بہت بُرا حال تھا لوگ اِن کو زندہ دفن کر دیا کرتے تھے اور نو نو عورتوں سے شادیاں کی جاتی تھیں اور جب وہ آدمی مرجاتا تو اُس کا بڑا بیٹا اپنی اصلی ماں کے علاوہ جس سوتیلی ماں سے چاہتا شادی کر لیتا۔ بڑا ظلم ہوتا تھا عورتوں پر مگر جب ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ اِس دُنیا میں تشریف لائے تو اُن بچیوں کو بڑا مقام عطا فرمایا۔ فرمایا: جس کو رب کریم نے 3 بیٹیاں

[2] الاحزاب:31۔

عطا فرمائیں اور اُس نے اُن کی تربیت کی اَخلاقی اَقدار اور دین سے منوّر کر دیا یہ بچیاں کل قیامت کے دن اپنے والدین کی شفاعت کر کے ان کو جنت میں لے جائیں گی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا اگر کسی کی 2 بیٹیاں ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا دو بھی، پھر عرض کیا اگر ایک بیٹی ہو تو فرمایا ایک بھی۔

دَورِ جاہلیت میں یہ بچیاں زندہ دفن کی جا رہی تھیں اور جب کریم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے تو آپ اُن کو عزت بخشی جا رہی ہے۔ جب یہ بچیاں بڑی ہوتی ہیں تو اپنے بھائی کی پشت پناہی کرتی ہیں جب نورِ اسلام کی روشنی میں کسی کی زوجہ بنتی ہیں تو اپنے شوہر کے ایمان کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔ کریم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں جس کو چار چیزیں دنیا میں مل گئیں وہ خوش قسمت اِنسان ہے۔ عرض کیا گیا وہ چار چیزیں کیا ہیں؟ فرمایا: (۱) کشادہ گھر (۲) اچھی سواری (۳) نیک ہمسایہ اور (۴) نیک بیوی، اور امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس کو دنیا میں نیک بیوی مل گئی اُس کو دنیا میں جنت مل گئی۔ اور جب یہ عظیم خاتون بن گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا جنت ماں کے قدموں کے تلے ہے۔ جو بچیاں زندہ دفن کی جا رہی تھیں آقا کریم ﷺ کے صدقے سے اُن کے قدموں کے نیچے جنت رکھ دی گئی۔ مشکوٰۃ کی حدیث شریف ہے: خاتم النبیین حضور سیّدنا نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جس نے اپنی والدہ اور والد کو اَدب واحترام کی نظر سے ایک بار دیکھا اللہ عزوجل اُس کو حج مبرور کا ثواب عطا فرماتا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اگر کوئی سو مرتبہ دیکھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے رب عزوجل کے خزانے کم نہیں ہیں وہ سو حج کا ثواب عطا فرمائے گا۔3 (المختصر)

تبصرہ:

پروگرام کے آخر میں پروفیسر ڈاکٹر ظفر معین صاحب وائس چانسلر صاحب نے اس تقریب پُر وقار پر تبصرہ فرماتے ہوئے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے ہمیں کافی عرصے کے بعد یہ سعادت نصیب فرمائی ہے کہ اس Tradition کو پھر دوبارہ سے شروع کر سکیں اور حضور پاک ﷺ کی جو زندگی مبارکہ ہے اُس کا ہمارے لیے اور دوسرے ملازمین اور Students کے لئے Lesson ہے اِس کو آگے پھیلائیں اور ہم نے ماشاء اللہ ایسی عظیم شخصیت کو مدعو کیا جو معلم بھی ہیں اور عظیم مقرر بھی ہیں اور انہوں نے اُن Espects پر روشنی ڈالی جو کہ آج کی دُنیا میں اور آج کل کے حالات میں ہمارے لوگوں کو سمجھنے کی اشد ضرورت ہے۔ Peace کی ضرورت ہے کہ کس طریقے سے ہم اَمن واَمان میں رہ سکتے ہیں کس طریقے سے ہم ایک دوسرے کو برداشت کر سکتے ہیں کیسے ہم Time کی پابندی کر سکتے ہیں۔ کس طرح ہم ایک دوسرے کی حق تلفی سے بچ سکتے ہیں۔

حضرت صاحب نے وہ Message دیا کہ کس طرح ہم ایک دوسرے کے لیے کچھ کر سکتے ہیں۔ So وہ تمام Message ہم نے مولانا صاحب سے سیکھے ہیں اُن کو پھیلائیں گے بھی اور میں اُمید کرتا ہوں کہ ہم آئندہ بھی جب اس طرح کی محافل منعقد کریں گے تو حضور پاک ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کے وہ Espects جن سے اس دنیا اور انسانیت نے فائدہ اُٹھایا ہے مزید اُجاگر کریں گے اور اس طرح پیار ومحبت Peace اور Tolerance کا جو پیغام ہے اس کو آگے لے کر چلیں گے۔ پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حضرت علامہ مولانا منیر احمد یوسفی دامت برکاتہم العالیہ کے بارے میں فرمایا کہ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ "مولانا صاحب" پڑھے لکھے انسان ہیں پنجاب یونیورسٹی کے فارغ التحصیل ہیں ان کو ہم نے بلایا۔ اِنہیں معلوم ہے کہ کس طریقے سے ہم نے کیا پیغام دینا ہے وہ یونیورسٹی کے ماحول کو جانتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری Selection بہت اَچھی تھی اور اِن کو ہم نے جس Topic پر بلایا تھا انہوں نے اُس کے ساتھ بہت اچھا اِنصاف بھی کیا اور اپنے Message کو بڑے Clear اَلفاظ میں آگے تک لے کر آئے ہیں۔ حضور پاک ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کے اُن پہلوؤں کو ایسے اجاگر کیا جیسے اُن کا حق تھا۔

3 مشکوٰۃ حدیث نمبر 4944۔

I LOVE DEEN-A-ISLAM

خادم دین اسلام
منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)
الیکٹرونک میڈیا پر

تصنیفات اور سیدھا راستہ میگزین کے لئے
http://www.seedharastah.com
پڑھنے اور ڈاؤن لوڈ ایک ساتھ ساتھ

naginatv

Facebook
www.fb.com/nagina.tv

سوالات و جوابات کے لئے
info@seedharastah.com
+92-300-4274936,0321-8868693

Video بیانات کے لئے
www.nagina.tv
naginatv
YouTube naginatv

Live Programme کا شیڈول

(۱) ہر انگریزی ماہ کے پہلے اتوار ماہانہ تعلیمی و تربیتی اجتماع کو صبح 11:00 تا بعد از نماز ظہر۔
(۲) ہفتہ وار تعلیمی و تربیتی اجتماع کو ہر ہفتے بعد از نماز عشاء۔ (۳) روزانہ بعد از نماز فجر تفسیر قرآن مجید۔
(۴) علاوہ ازیں گاہے بگاہے دیگر نمازوں اور مواقع پر بھی۔ nagina.tv www nagina.tv

WhatsApp No:

مختلف عنوانات کی ویڈیو وآڈیو بیانات حاصل کرنے کیلئے ہمارے نمبر +92344-4501541
پر السلام وعلیکم لکھ کر whatsapp پر sms فرمائیں۔ آڈیو اور ویڈیو سی ڈیز اور موبائل کارڈ MP3 اور MP4
مختلف عنوانات کی ویڈیو وآڈیو بیانات اور محفلوں کی سی ڈیز، میموری کارڈ و یو ایس بی ہمارے ہیڈ آفس سے حاصل کر سکتے ہیں۔

نوٹ تمام قارئینِ کرام سے گذارش ہے کہ اس کاوش میں مزید بہتری کے لئے ہمیں اپنی رائے سے آگاہ فرمائیں۔

ہیڈ آفس: جامع مسجد نگینہ بلاک B-III گجر پورہ چائنہ سکیم لاہور۔

دُعاؤں کے طالب: نگینہ میڈیا سیل 0313-3333777,0333-8380611